قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 6 جون 2020ء | 14 شوال 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 136

ارشاد باری تعالیٰ

الٓمّٓ ۚ﴿۲﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ هُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۳﴾

(العنکبوت:3،2)

ترجمہ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔کیا لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے وہ چھوڑ دئیے جائیں گے اور آزمائے نہیں جائیں گے؟

فرمانِ رسول ﷺ

رات کی عبادت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اللہ ﷺ رات کو نماز (تہجد) میں اتنا کھڑا رہتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہوجاتے۔یہ دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ! آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے متعلق تمام کوتاہیوں گزشتہ سے بھی اور آئندہ آنے والیوں سے بھی مغفرت فرما دی ہے۔آپؐ نے فرمایا۔ پھر کیا میں یہ پسند نہ کروں کہ خدا کا شکر گزار بندہ بنوں۔

(بخاری،کتاب التفسیر،سورۃ الفتح روایت نمبر 4837)

فرمان خلیفہ وقت

اصلاح کی دعا کرنا ایمان ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’ایمان کا طریق کیا ہے؟اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے‘‘۔ جتنی طاقت ہے اپنا زور لگانا۔ اس کو خرچ کرنا اور اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔ ایمان حاصل کرنے کا یہ طریق ہے۔ فرماتے ہیں کہ ’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپناہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا ردّ نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدقِ نیت سے مانگو‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا ہی اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی بننا نہیں چاہتا تو یہ یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عُجب اور پندار مراد نہیں ہے۔ کرامت سے لوگوں کو اسلام کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ہدایت ہوتی ہے۔ میں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ عُجب اور پندار تو کرامتِ اخلاقی میں داخل ہی نہیں۔ پس یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ دیکھو یہ کروڑ ہا مسلمان جو رُوئے زمین کے مختلف حصص میں نظر آتے ہیں کیا یہ تلوار کے زور سے، جبر و اکراہ سے ہوئے ہیں؟ نہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ اسلام کی کراماتی تاثیر ہے جو اُن کو کھینچ لائی ہے۔‘‘ فرماتے ہیں’’ کرامتیں انواع واقسام کی ہوتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک اخلاقی کرامت بھی ہے جو ہر میدان میں کامیاب ہے۔ انہوں نے جو مسلمان ہوئے صرف راستبازوں کی کرامت ہی دیکھی اور اس کا اثر پڑا۔ انہوں نے اسلام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا، نہ تلوار کو دیکھا‘‘

(خطبہ جمعہ 9 جون 2017ء)

حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم

دعا اور استغفار

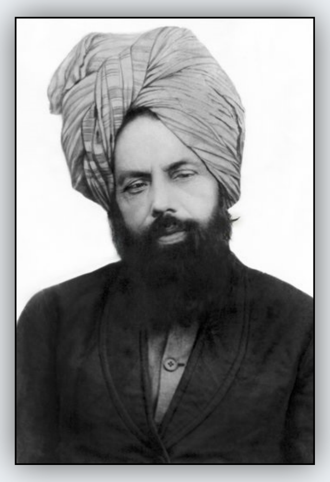

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ایک لیلۃ القدر تووہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلی فرماتاہے اورہاتھ پھیلاتاہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو میں قبول کروں؟لیکن ایک معنے اس کے اورہیں جسے بدقسمتی سے علماء مخالفت اور منکر ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کوایسی رات میں اتاراہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ اس مصلح کی خواہاں تھی۔خداتعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جب کہ اس نے فرمایاوَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنَ- پھرجب انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ ہونہیں سکتاکہ وہ تاریکی میں پڑا رہے۔ ایسے ہی زمانے میں بالطبع اس کی ذات جوش مارتی ہے کہ کوئی مصلح پیداہو۔ پس اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ اس زمانہ ضرورت بعثت آنحضرت ﷺ کی ایک اور دلیل ہے‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 671-672)

’’سورۃالقدر میں اس طرف اشارہ فرمایاہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لوگوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا بلکہ جب وہ گمراہ ہوجائیں گے اور اندھیروں میں گر جائیں گے تو ان پر لیلۃالقدر کا زمانہ آئے گا اور روح زمین پر نازل ہوگا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے گا اسے اتارے گا اور اسے مجدد بنا کر مبعوث فرمائے گا اور روح کے ساتھ ملائکہ بھی نازل ہوں گے جو لوگوں کے دلوں کو حق اور ہدایت کی طرف کھینچ کر لائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا ‘‘

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 92-93)

اس شمارہ میں

- (اداریہ) دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے
- فن لینڈ میں احمدیت کی ابتدائی تاریخ
- فوڈ پیٹری۔ہیومینیٹی فرسٹ لگبورو
- کچھ حضرت میر محمد اسحاقؓ کے متعلق
- آن لائن عالمی مشاعرہ (زیر اہتمام مجلس انصار اللہ برطانیہ)
- فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

اداریہ

دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے

مکرم مبارک احمد ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن کا منظوم کلام بعنوان ’’دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھادے‘‘ روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے شمارہ مورخہ یکم مئی 2020ءمیں شائع ہوا۔ جس میں موصوف نے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی ذاتی وابستگی، شیفتگی، تعلق اور لگاؤکا ذکر کیاہے۔ اس اشاعت پر دنیا بھر سے شعراء کرام نے اسی عنوان پر خلافت سے وابستگی اور خلیفۃ المسیح کے ساتھ پیار ومحبت اور عشق پر مشتمل جذبات کی داستانیں لکھنی شروع کردیں اور یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے اور خلافت سے پیارو محبت جوں جوں فدائیان اور عشاق کے درمیان بڑھے گا توں توں مخلصین جماعت کے جذبات اشعار یا نثر کی صورت میں بیان ہوتے رہیں گے۔

ادارہ ہٰذا کے پاس کثرت سے منظوم کلام اکٹھا ہوگیا ہے لیکن کسی نثر نگار نے اپنے جذبات کااظہار اس طرح مصرعہ پر نہیں کیا۔سو خاکسار نے سوچا کہ نثر نگاروں کی طرف سے خاکسار نمائندگی کر کے خلافت کے ساتھ ان کے والہانہ تعلقات کی عکاسی کرنے کی کوشش کردے۔

خاکسارنے ابھی یہ ارادہ کیا ہی تھا اور کاغذ قلم سنبھالا ہی تھا کہ ہمارے بہت ہی پیارے امام ایدہم اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 مئی 2020ء کو خطبہ جمعہ میں نہایت اختصار مگر بلیغ انداز میں جماعت احمدیہ میں وفا کے پیکروں کی عظیم داستانیں بیان فرمائیں۔ جن میں سے ایک ایک داستان کو سُن کر جہاں سبحان اللہ کہنے کو اور یہ تاریخی داستانیں رقم کرنے والوں پر رشک کرنے کو دل کرتا رہا وہاں اپنے متعلق بلکہ جماعت کے ہر فرد کے متعلق یہ دعا نکلتی رہی۔

’’دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھادے‘‘

یہ مصرعہ دراصل جماعت کےایک مشہور شاعر حضرت مختاراحمد شاہجہانپوریؓ کی ایک نظم کاہےجو ’’نالۂ خاموش‘‘ کے نام سے آج سے 28 سال قبل ہفت روزہ ’’لاہور‘‘ مورخہ 26 دسمبر1992ء کی زینت بنی اور آج یہ نظم اسی شمارہ میں عنوان کی تبدیلی یعنی ’’دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھادے‘‘ کے ساتھ شامل اشاعت ہے۔

اس طرح مصرعہ پر قلم چلانے سے قبل سب سے قبل اس میں استعمال ہونے والے لفظ ’’دیوانہ‘‘ پر غور کرنا ہوگا۔ اس کے لئے خاکسار نے فرہنگ آصفیہ اور فیروزاللغات اردو کا سہارا لیاہے۔ یہ لفظ ’’ دیوان‘‘ سے نکلا ہے۔ ہر مادی اور روحانی بادشاہ اور وزیراعظم کے مختلف دیوان ہوتے ہیں۔ جو دیوان عام یا دیوان خاص کہلاتے ہیں۔ دیوان خاص میں ایسے اہم عشاق کو بلایا جاتا ہے جو دیوانوں کی حد تک بادشاہ سے پیار کرنےوالے اور عقیدت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اسےشاہی خلوتخانہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ بادشاہی دربار کے ساتھ ایک اصطلاح ’’دیوانہ خالصہ‘‘ کی استعمال ہوتی ہے۔ جس کے معنی سلطانی مہر کے محافظ کے ہیں۔ ایسا شخص جس کے پاس شاہی مہر رہےاور روحانی معنوں میں مہر کا لفظ ہر قول،ارشاد پر اطلاق پاتا ہے جو کسی نبی یا خلیفہ کی زبان مبارک یا قلم مبارک سے نکلا ہے جس کی تعمیل ہر عاشق صادق پرلازم ہوتی ہے۔ جہاں تک لفظ دیوانہ کا تعلق ہے اس کے معانی میں مثبت اور منفی دونوں پہلوں پائے جاتے ہیں۔ اسے پاگل، خبطی، سودائی، احمق اور مودھو کے معانی میں بھی استعمال کرتے ہیں لیکن اس لفظ کا مثبت استعمال بھی کثرت سے ہوتا ہے جب کسی کو، کسی کے ساتھ جنون کی حد تک پیار ہوتو اسے جنونی، دیوانہ، شیدائی، عاشق فریفتہ، پروانہ کی طرح شمع پر اپنے آپ کو فنا کرنے کے ہوتے ہیں۔ ہمارے بہت ہی پیارے رسول سیدنا امامنا حضرت خاتم النبیین محمدﷺ نے جب اپنے خالق حقیقی سے پیار کی انتہا کردی تو مخالفین آپ کو جنونی اور دیوانہ کہنے لگے۔ اور کہا عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمدؐ تو اپنے رب پر عشق کی حد تک فریفتہ ہے۔پھر تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہی جنون اور دیوانہ پن آگے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں منتقل ہوا۔ صحابہ نے ایک طرف خالق حقیقی سے جنون کی حد تک پیار کیا تو دوسری طرف صحابہؓ نے اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰﷺ پر فریفتگی کی حد تک عشق اور محبت کی۔ جس کا ایک نظارہ دنیانے صلح حدیبیہ کے موقع پر دیکھا جب کفار مکہ کی طرف سے ایک ایلچی یعنی ایمبیسڈر مسلمانوں کی طاقت، قوت اور کمک کا اندازہ لگانے مسلمانوں کی طرف آیا تو اس نے صحابہ کو اپنے جان سے پیارے رسولؐ پرقربان ہوتے دیکھا، وضو کرتے نیچے گرتے پانی کو تبرک کے طور پر ہاتھوں میں لے کر اپنے مونہوں پر ملتے دیکھا حتیٰ کہ کلی کرتے ہوئے پانی کو بھی صحابہ نے ضائع نہ ہونے دیا اور اسے بھی تبرک کے طور پر اپنے جسموں پر ملا اور لازوال داستان کو دیکھ کراس ایلچی نے اپنی فوج کی طرف واپس جاکر یہ دہائی دی کہ ھبل کے واسطہ مسلمانوں سے جنگ نہ کرنا۔میں موتیں دیکھ کر آیاہوں جو ہر ایک چیز اپنے رسول اور مذہب کی خاطر قربان کرنے کو تیار ہیں۔ یہ دراصل وہ دیوانگی تھی جو صحابہؓ کو اپنے رسول کے ساتھ تھی۔ اسی دیوانگی اور مثالی پیار و محبت نے تو صحابہؓ کویہ کہنے پر مجبور کردیاتھا کہ اے محمدؐ! ہم موسیٰ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ اے موسیٰ! تم جاؤ اور دشمن سے لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ اے محمدؐ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی، آگے بھی لڑیں گے اورپیچھے بھی اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری نعشوں کو نہ روندڈالے۔

دیوانہ کے معانی اس پروانے کے بھی ہیں جو شمع پر عاشق ہوتا ہے اور اس کے اردگرد رہ کر اپنی جان نچھاور کر دیتا ہے۔ ہم نے بالعموم دیکھا ہے کہ برسات کے موسم میں پتنگے شمع کے گرد جمع ہوتے اور اس کے اردگرد گھوم کر اپنی جان دے دیتے ہیں۔ اسی لئے ایک مخلص شیدائی اور دیوانہ کے لئے جب وہ اپنے معشوق پر قربان ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ پروانہ وار فدا ہو گیا۔

شعراء نے لفظ ’’دیوانہ‘‘ کو اپنے منظوم کلام میں کثرت کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ مولف فرہنگ آصفیہ سید احمد دہلوی نے دیوانہ لفظ کے نیچے اپنا ہی یہ شعر نقل کیا ہے۔

؎ مجنون سے بنے پھرتے ہیں لودشت میں سید
بھاتا ہے ہمیں کہنا یہ دیوانہ کس کا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے اپنے ایک منظوم کلام میں فدائی مخلصین جماعت میں سے دیوانوں کی تلاش کرتے ہوئے فرمایا۔

؎ عاقل کا یہاں کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہے
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

اس شعر سے بھی ’’دیوانے‘‘ کی تعریف اور اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔اگر کسی چیز پر غلبہ پانا ہوتو ایک دو دیوانے ہی کافی ہوا کرتے ہیں۔ اب تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی کو دیوانہ کےاعلیٰ مرتبہ پر فائز کر دیا ہے۔ ان میں سے اکثریت نے نہ تو خلیفۃ المسیح کو دو مادی آنکھوں سے دیکھا ہے اور نہ بالمصافحہ ملاقات کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے اپنے رسولؐ سے محبت و عشق کے رنگ ان میں بھر دیئے ہیں اور آج یہ عشاق بھی اپنے آقا سے ویسی ہی محبت کرنےلگے ہیں جو صحابہ رسولؐ نے اپنے آقا سے کی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

؎ مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہم آج خلافت خامسہ میں قربانیوں کے واقعات سُن کر مزے لے رہے ہیں۔ اپنے ایمانوں کو جلا بخش رہے ہیں۔ اس طرح کی دیوانگی کا واقعہ خلافت خامسہ کے قیام کے ابتدائی لمحات میں ہم سب نے ایم ٹی اے پر دیکھا جب انتخاب خلافت کے معاً بعد منتخب شدہ خلیفۃ المسیح کا ارشاد ’’بیٹھ جائیں‘‘ کسی کی زبانی سپیکر پر سُنا کہ حضور فرمارہے ہیں کہ بیٹھ جائیں تو مسجد بیت الفضل کے ارد گرد ہر دو سڑکوں(گریسن ہال روڈ اور میلروز روڈ) پر کھڑے ہزاروں فدائیں کو ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بیٹھتے دیکھا۔ یہی وہ دیوانگی تھی جو اللہ تعالیٰ نے عشاق احمدیت کے دلوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے لئے پیدا کی تھی۔

اس طرح دیوانہ پن کے دسیوں، بیسیوں واقعات ہر احمدی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہوگا۔ طوالت سے بچتے ہوئے اپنی زندگی میں گزرنے والے بے شمار انگنت واقعات میں سے ایک دو لکھ کر میں اس آرٹیکل کو ختم کرتا ہوں۔

مجھے سیرالیون مغربی افریقہ میں خدمات دینیہ بجالانے کی بھی توفیق ملی۔ میرے سیرالیون قیام کےدوران ایک مبلغ سلسلہ پاکستان سے سیرالیون تشریف لائے۔ سیرالیون پہنچتے ہی انہوں نے دورہ جات کر کے احباب جماعت سے رابطے کرنے شروع کردیئے۔ فون وغیرہ پر اطلاع دینے کا سلسلہ تو تھا نہیں۔ وہ ایک جماعت میں سہ پہر تین چار بجے پہنچے وہاں ایک بزرگ احمدی پاکروماکو میل ملاقات کرکے علم ہوا کہ یہ مربی صاحب ابھی چند دن قبل پاکستان ربوہ سے آئے ہیں جہاں خلیفۃ المسیح قیام پذیر ہیں۔ (یہ 1983ء کا واقعہ ہے) اس بزرگ نے سوچا کہ یہ مربی صاحب خلیفۃ المسیح سے لازماً مل کر آئے ہوں گے اور اس کے کپڑوں میں لازماً خلافت کی برکت ہوگی۔ یہ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے بلند آواز سے اپنے بچوں، پوتوں اور نواسوں کو بُلانا شروع کردیا۔اور 22،20 بچےآناًفاناً اکٹھے ہو گئے۔ اس بزرگ نے مربی صاحب کا تعارف اپنی زبان میں بچوں سے کروایا تو وہ تمام کے تمام مربی صاحب کی طرف لپکے اور کپڑوں کو اور جسم کو چھونے لگے کہ مرکز ربوہ میں موجود خلیفۃ المسیح کی برکت ان سے لے لیں۔

اسی طرح مجھے یاد ہے کہ میں پاکستان میں ایک جماعت میں مقیم تھا۔جہاں 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر ہم نے سُنی۔ میرے پاس ایک دوست رات 2 بجے آئے اور یہ خبر سُنا کر سینے سے لگ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے ان کا حقیقی باپ وفات پا گیا۔ اس اطلاع کا اعلان جب مسجد احمدیہ کے سپیکر پر ہوا تو احمدی حضرات اور چند Well Wishers بھی مسجد میں جمع ہونے لگے۔ ایک احمدی دوست نے آتے ہیں مجھے خطاب ہو کر کہا کہ مربی صاحب! کس نے آپ کو اطلاع دی ہے۔ یہ اطلاع جھوٹی ہے۔ میں نےان سے کہا کہ ٹھیک ہیں۔ آپ کے جذبات حضرت عمرؓ جیسے ہیں جو آنحضورﷺ کی وفات کی خبر کو درست ماننے کو تیار نہ تھے اور جس دوست نے مجھے خبر دی ہے وہ حضرت ابو بکرؓ کی طرح ہیں جنہوں نے آنحضورﷺ کے ماتھے کا بوسہ لے کر آپؐ کی وفات کا اعلان یوں کیا تھا۔وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ (آل عمران:145)

یہ ہے جانثار دیوانوں کی داستانیں۔ جن کا تذکرہ ہمیں اپنے گھروں میں، ماحول میں، اپنی نجی اور جماعتی محفلوں میں کرتے رہنا چاہئے۔ تا دیوانوں کی یہ داستانیں ہماری نسلوں میں بھی سرایت کریں اور وہ بھی کہہ سکیں

؎ دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے
مجھ کو بھی خلافت کے غلاموں میں بنادے

(ابوسعید)

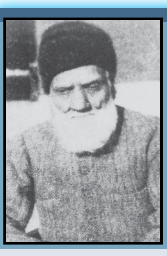

دیوانوں کی فہرست میں اِک نام بڑھادے

اے نالۂ خاموش خدا تجھ کو جزا دے
افلاک سے بڑھ کر عرشِ معلّٰی کو ہلا دے

اے چشمِ ستم دیدہ وہ طوفاں بپا کر
جو دیدۂ سفاک کو بھی خون رُلا دے

اے دل تو لہو بن کے مری آنکھ سے ڈھل جا
چمکا ہوا رنگ رخِ آفاق اُڑا دے

اے خونِ جگر سینے میں کھول اور اُبل جا
اک جوشِ جنوں خیز رگ و پے میں رچا دے

اے عقلِ رسا اور تیرا اب نہیں کچھ کام
دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے

گزرا ہے جو نظروں سے وہ بھولی نہیں نظریں
گزری ہے جو دل پر اسے دل کیسے بھلا دے

خود میرے محافظ نے ہی چھینی مری دولت
یہ طرفہ ستم کیوں نہ مری جان جلا دے

رگ رگ میں تپِ غم سے لہو کھول رہا ہے
منہ تکتے ہیں حسرت سے میرے دل کے ارادے

مخلوق نے انصاف کی توقیر گھٹا دی
اللہ مرا حوصلۂ ضبط بڑھا دے

صد حیف کہ کمزور کو بے وجہ زبردست
اک تختۂ مشقِ ستم وجور بنا دے

کیا جرم ہے کیا میں نے بگاڑا ہے کسی کا
کچھ میری خطا بھی تو کوئی مجھ کو بتا دے

اک میں ہی تو دیوانۂ آئینِ وفا تھا
اللہ مجھی کو وہ غمِ ہوش رُبا دے

آتے ہی مرا نام بدل جاتی ہے تیوری
اب کیا کہوں اللہ ان آنکھوں کو حیا دے

حق کا تو زبردست گلا گھونٹ چکا ہے
کمزور کو برداشت کی توفیق خدا دے

پاکیزگیٔ نفس ہے اک نعمتِ عظمےٰ
لیکن یہ اسی کے لئے ہے جس کو خدا دے

کل تھا تو میں وہ تھا جو ہے مشہور۔ مگر آج
جو چاہے وہ اس کا لبِ الزام بنا دے

تقصیر بھی کچھ ہے کہ نہیں اس سے غرض کیا
شائق جو سزا دینے کا ہو کیوں نہ سزا دے

یونہی سہی میں فاتحۂ خیر تو پڑھ دوں
انصاف کو گاڑا ہے کہاں کوئی بتا دے

خالی نہیں جاتیں کبھی مظلوم کی آہیں
کوئی یہ اُس انصاف کے پتلے کو بتا دے

یوسف تو اسیری میں بھی یوسف ہی رہے گا
لیکن اسے کیا کہیے جو یوسف کو سزا دے

ہے بہرِ سزا جرم کا اثبات بھی لازم
الزام تو جس پر بھی جو چاہے وہ لگا دے

اے وہ کہ نظر بندیٔ یوسف سے ہے شاداں
دنیا کو ذرا دامنِ یوسف بھی دکھا دے

رہتا ہے عیاں ہو کے ہی فرقِ حق و ناحق
گر کوئی اُسے کتنے ہی پردوں میں چھپا دے

اللہ رہے پاکیزگیٔ دامنِ یوسف
شرمندہ زلیخا ہو عزیز آنکھ جھکا دے

اے دل یہ تیری نظم تو احباب نے سن لی
اک نظم اسی دھن میں خدا کو بھی سنا دے

جو دیکھنے والے ہیں وہ یہ دیکھ لیں مختار
تُو نظم پڑھے۔ داد تجھے تیرا خدا دے

کلام مختار

نوٹ: یہ نظم ہفت روزہ ''لاہور'' بابت 26دسمبر 1992ء میں شائع ہوئی۔

زبیر خلیل خان۔ جرمنی

دو ماہ کے بعد مسجد میں جمعہ پڑھنا کیسا لگا!

6مارچ کے بعد سے حکومتی اقدامات کے تحت جرمنی بھر کی مساجد میں نمازوں کی باجماعت ادائیگیوں پر پابندیاں عائد کر دی گئیں تھیں۔ جرمنی کے موجودہ آزادانہ ماحول میں اغلباً پہلی مرتبہ ایسا ہوا تھا۔ دو ماہ بعد 8مئی 2020ء کو آنے والے جمعہ سے دو روز قبل جرمنی کی چانسلر مرکل نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ چند شرائط کے ساتھ عبادت گاہوں میں سرگرمیوں کی اجازت دے دی گئی ہے۔ احمدیہ جماعت جرمنی کے امیر صاحب نے فوری طور پر پیارے حضور انور ایدہ تعالیٰ کی خدمت میں تفصیلات لکھ کر جرمنی میں احمدیہ مساجد کھولنے کی اجازت حاصل کر لی۔ مسجد بشیر بیزہائم کی انتظامیہ نے مسجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے دی گئی شرائط کا جائزہ لے کر 8 مئی 2020ء کو نماز جمعہ مسجد میں ادا کرنے کا فیصلہ کیا اور امیرجماعت جرمنی سے اس کی اجازت حاصل کر لی۔ 15 سال سے کم عمر بچوں۔ 60سال سے اوپر مردوں اور عورتوں کو پہلے مرحلہ میں مسجد آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ 2صد افراد کے لئے کافی مسجد میں مروجہ شرائط کے تحت صرف 31افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جماعت میں اعلان کیا گیا کہ جو افراد پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیادپرایک مخصوص وقت تک اپنے نام لکھوا دیں گے وہ نمازجمعہ ادا کر سکتے ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے 2،2میٹر کے فاصلہ پر ایک صف چھوڑ کر جگہوں کی نشاندہی کی گئی۔ مسجد میں داخلہ اور باہر جانے کے لئے بھی 2،2میٹر کے فاصلہ کے لئے نشاندہی اور طریقہ کار کا انتخاب کیا گیا۔ ماسک اور سینیٹائزر کا بندوبست کیا گیا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت حقہ کی برکات کے تحت تمام نے مثالی تعاون کیا اور دو ماہ بعد ادا کئے جانے والی جمعہ کی نماز انتہائی احسن رنگ میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ الحمد للہ۔

درج بالا تمام کارروائی کو ڈیوٹی دینے والا ایک فرد سارا وقت نمناک آنکھوں سے ملاحظہ کرتا رہا۔ پوچھنے پر کہنے لگا کہ آج کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔ خدا کا گھر جس کا در ہر کسی کے لئے کھلا ہوتا ہے ایک وائرس کی وجہ سے آج اس میں داخلہ محدود کر دیا گیا ہے۔ کندھے ملا کر صف بنانے کی بجائے آج 2،2میٹر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بھی کچھ عجیب سا لگا اور نماز سے فارغ ہوتے ہی مسجد کو فوری خالی کرنا بھی عجیب سا تاثر چھوڑ گیا ہے۔ اس وبا کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی کیا اسکیم ہے یہ تو شاید آنے والا وقت ہی بتلائے گا لیکن اپنی زندگی میں اس طرح کا جمعہ پڑھنے کا پہلا موقع ہے اور یہ جمعہ کچھ عجیب سا ہی لگا ہے۔

صحت کی ندا آئی ہے

چہرے پہ شفق سی پھوٹی ہے
آنکھوں میں خوشی لہرائی ہے
پیارے امام کی صحت کی ندا آئی ہے
خوش ہوجاؤ مستانوں نسیم سحر یہ خبر لائی ہے
پیارے خلیفہ کی مسکراتی شبیہ
میرے خواب میں آئی ہے

نصرت عقیل

طاہر احمد ۔ فن لینڈ

فِن لینڈ میں احمدیت کی ابتدائی تاریخ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دور میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانؓ کی تبلیغ

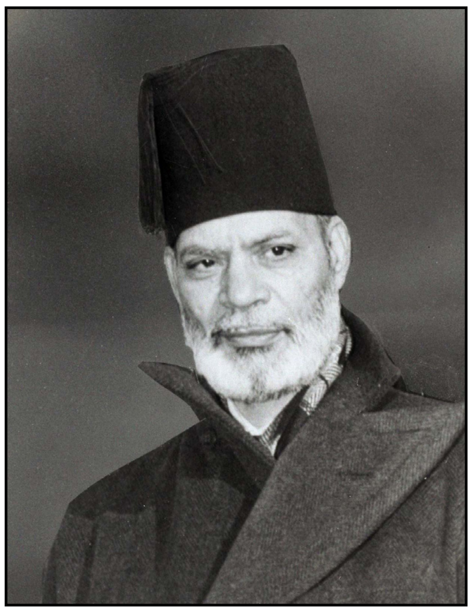

فن لینڈ کی جغرافیائی اور معاشرتی تاریخ تو بہت پرانی ہے جو کہ قبل مسیح تک جا پہنچتی ہے۔معلوم تاریخ میں 2 ادوار بہت اہمیت کے حامل ہیں اور ان ادوار کا بہت گہرا تعلق فن لینڈ کے کلچر میں نظر آتا ہے۔ تیرہویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی کی ابتدا تک قریباً500 سو سال سویڈش دورِ حکومت رہا اور 1809ء میں سویڈن اور روس کی جنگ کے بعد فن لینڈ روس کی حکومت میں چلا گیا اور یہاں زارِ روس کی حکومت قائم ہوئی جو کہ 100 سال سے زائد عرصہ تک رہی۔ آخر کار 1917ء میں فن لینڈ نے روس سے آزادی حاصل کی۔

یہ روسی دور حکومت ہی تھا جب پہلی بار اس سر زمین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابیؓ کے قدموں کی برکت نصیب ہوئی اور خلیفۃ المسیح کی براہ راست دُعاؤں سے حصہ پایا۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر احمد خانؓ قانون کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہُ کی اجازت و دعا سے انگ لینڈ تشریف لے گئے تھے۔ 1913ء کی موسی تعطیلات میں آپ نے محترم شیخ محمد اکبر کے ہمراہ سویڈن، فن لینڈ اور رُوس کا دورہ کیا۔ اِس دورے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہُ اور حضرت چوہدری صاحب کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی وہ اخبار ''بدر'' میں شائع ہوئی جو درج ذیل ہے۔یہ خط و کتابت حیاتِ نور میں بھی بہت تفصیل سے درج ہے۔

اسی دورے کا ذکر حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہُ پروفیسر وین وِل کاکس اور پروفیسر ایمبری کو انٹرویو دیتے ہوئے کرتے ہیں۔

"My hobby, while I was in England, now that I look back upon it, apparently was travel. During vacations, I always went on trips, and before I went home in october1914, I had traveled practically all over Europe, with the exception of the Iberian Peninsula and the Balkans. I had been as far afield as St. Petersburg, as it then was, in the summer of 1913, one year ahead of the war. It was also the tricentenary year of the Romanov dynasty. In Finland, I went all through the lakes up to the North, and did a very rash thing: I shot the rapids in the Ulea River."

Reminiscences Of Sir Muhammad Zafrulla Khan (Page 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہُ کا خط حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہُ کے نام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

شیخ محمد اکبر صاحب کو محبت بھرا السلام علیکم۔ یہ مبارک دُعا ہے۔ افسوس ہندوستان کے مسلمان اس سے محروم ہو گئے۔ آہ! آہ! سیر میں کوئی دین و دنیا کا خیال رکھنا چاہئے۔ والّافضول ہے۔ مسجد کی خبر مبارک ہو۔ فِن لینڈ میں گھنٹوں کے حساب سے نماز روزہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ

یہ تقدیر منازل کا ارشاد ایسے بلاد کے واسطے ہے۔ پیارے غور کرو چھتیس کروڑ روپیہ سالانہ خرچ، چرچ آف انگلینڈ ۔اگر یہ لوگ مسیحی نہیں۔ تو اتنا روپیہ پانی کی طرح کیوں بہاتے ہیں۔ پھر اسلام کے مقابل انہی دو سالوں میں مراکش، طرابلس اور ترکی میں بلقان، اٹلی اور فرانس نے کیوں اس قدر خونریزی کی۔ تثلیث کی دلیل تو ہے ہی نہیں۔جس کا عقلمند کے سامنے اقرار کریں۔ مسیح موعود کے ساتھ اس مذہب کے زوال کے دن وابستہ ہیں۔ اندر سے کھوکھلے ہیں، اسلام کو بظاہر ماننے سے مضائقہ کرتے ہیں۔

آپ توحید کی تبلیغ کر دیا کریں۔پنجابی، ہندوستانی طلباء کو بقدر طاقت،اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام پہنچا دیں۔اتنا ہی غنیمت ہے۔ نمازوں میں غفلت مت کرو۔ قرآن کریم ضرور پڑھو۔ دُعائیں بہت مانگو۔ وہ آپ کا جرمن دوست کیا ہوا۔ پھر آپ نے ان کا حال نہ لکھا تعجب ہے۔

والسلام

نور الدین 16 ستمبر 1913ء

جیسا کہ اوپر تحریر کیا جا چکا ہے کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان رضی اللہ عنہُ نے سویڈن ،فن لینڈ اور روس کا دورہ فرمایا تھا۔ اسی سلسلے میں ایک اورخط آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہُ کی خدمت میں تحریر کیا۔اس خط کی تفصیل پڑھتے ہوئے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف دل پھر جاتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ کا اندازہ ہوتا ہے کہ جس نے آنحضرت ﷺ کی فدائیت میں ایسا مقام پیدا کیا کہ صحابہؓ جیسے لوگ پیدا کردئیے جن کے روئیں روئیں میں اسلام کی محبت اور تبلیغ کا جوش موجزن تھا۔

20 سال عمر ہی کیا ہوتی ہے اور اس عمر میں اکثر تو لاپرواہی اور لا اُبالی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ مگر جو خُدا کے لوگ ہوتے ہیں اور جن پر خُدا کے خلیفہ کی توجہ اور دُعا ہوتی ہے وہ ہر آن خُدا کے مشن کی ہی تکمیل چاہتے ہیں اور اُس کی بہتری کے لئے سوچتے رہتے ہیں اور ہر قربانی وغیرہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کردیتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت چوہدری صاحب کی ایسی ہی کیفیت بیان کرتا ہے ، یہ واقعہ میرے اس مضمون سے تو تعلق نہیں رکھتا مگر اس کے بعد جو ایک واقعہ بیان ہو گا اس پر مزید روشنی ضرور ڈالے گا۔ اپنے اگلے خط میں حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہُ انگلینڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہاں کچھ لوگ جو زیر تبلیغ ہیں۔ وہ اسلامی عمل کو سمجھنے کے خواہشمند ہیں اور ارکان اسلام معلوم کرنا اور سیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر ایک چھوٹے سے انگریزی رسالے میں نماز کی دُعائیں ، ان کا ترجمہ اور نماز کے اصول و ضوابط تحریر کر دئیے جائیں تو بہت مفید رہے گا۔''

ساتھ ہی آپ نے لکھا کہ

''اگر غلام کی تجویز حضور پسند فرماویں اور اس کے متعلق حکم صادر فرماویں تو رسالہ کے اخراجات کے لئے 30 روپے ماہوار اپنے ماہانہ خرچ میں سے عاجز ارسال کر دے گا۔ میرے خیال میں ایسے رسالہ کی اس وقت انگلینڈ میں بہت ضرورت ہے۔''

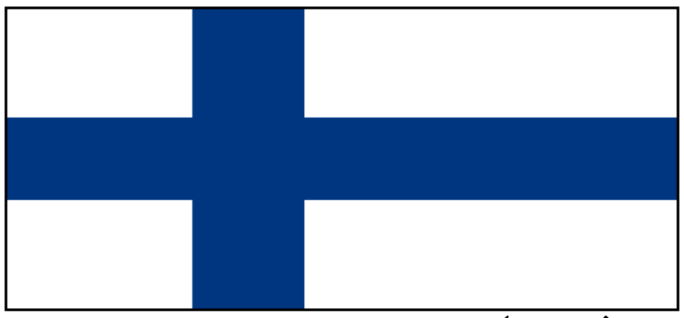

فِن لینڈ کی ایک عورت کا ایمان افروز واقعہ

حیات نور میں درج ہے کہ اسی خط میں دوسری بات جس کا آپ نے خاص طور پر ذکر کیا وہ فن لینڈ کی ایک عورت کی اسلام سے دلچسپی ہے۔ اسے جب آپ نے اسلام کے سادہ اصول بتائے اور خوبیاں بیان کیں تو اس نے بے ساختہ کہا کہ اگر یہی اسلام ہے تو میں شاید مسلمان ہو جاؤں گی۔ آپ لکھتے ہیں کہ جب اس عورت سے آپ کی پہلی ملاقات ہوئی تو اس نے پہلے پہل تو سمجھا کہ یہ کوئی اَن پڑھ اور دیہاتی ہے۔ لیکن جب اس نے آپ سے گفتگو شروع کی تو وہ آپ کی معلومات کو سن کر حیران اور ششدر رہ گئی۔ کیونکہ جو بات وہ کہنا چاہتی تھی آپ اسے پہلے ہی بتا دیتے تھے۔ پھر جب اس نے آپ کے اطوار اور چال چلن پر غور کیا تو اسے اور بھی تعجب ہوا کہ آپ کے اخلاق اور یورپی اخلاق میں کس قدر فرق ہے۔خصوصاً سفر میں جہازوں پر جب لڑکے اور لڑکیاں ملتے ہیں تو حیاء سوز حرکات کرتے ہیں۔لیکن جب اس خاتون نے آپ کو دیکھا کہ یہ اس معاملہ میں بھی اوروں سے مختلف ہے تو اس پر بہت گہرا اثر ہوا تواس نے آپ کی بہت عزت کرنا شروع کردی اور بر ملا کہا۔

''اوّل اوّل تو میں نے آپ کی شخصیت کو نہیں پہچانا تھا۔ لیکن اب میں ہر وقت آپ سے ڈرتی ہوں کہ مبادا مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو آپ کے اعلیٰ اخلاق کے درجے تک نہ پہنچے۔''

پھر بعد میں ایک دفعہ آپ سے کہا کہ اگر کسی بچے کی تربیت میرے ہاتھ میں ہو تو میں تمہیں نمونہ بنا کر اس کی تربیت کروں اور جو عزت اور ادب تمہارا میری نگاہ میں ہے تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

آپ بیان کرتے ہیں۔

''میں نے جواب دیا کہ اگر آپ کوئی خوبی مجھ میں دیکھتی ہیں تو وہ اس وجہ سے ہے کہ اسلام میرا دین ہے اور جو بُرائی مجھ میں ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ میں ابھی پورے طور پر اسلام پر عمل کرنے کے قابل نہیں ہوا۔''

اس کے بعد آپ لکھتے ہیں ۔

اثنائے گفتگو میں میں نے حضرت صاحب اورحضور کا ذکر کیا اور حضرت صاحب کے دعاوی مختصراً بیان کئے۔ اب مجھ پر یہاں تک اعتماد ہو گیا تھا کہ میں جو کچھ کہتا تھا اسے صحیح تسلیم کر لیتی تھی اور اس پر غور کرتی تھی۔

لندن واپس پہنچ کر آپ نے اسے ٹیچنگز آف اسلام اور خواجہ صاحب کا ایک رسالہ بھیجا ،جس کے جواب میں اس نے لکھا۔

کتابوں کی بابت ہزار ہزار شکریہ میرا قبول کریں۔ مجھے ابھی ملی ہیں۔ٹیچنگز آف اسلام نہایت پُر ذوق معلوم ہوتی ہے ۔ میں نے چند اقتباسات پڑھے ہیں مجھے نہایت خوشی ہے کہ میں اسلام کے اصول اب سیکھ سکتی ہوں۔آخر میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خانؓ لکھتے ہیں۔

میں نے یورپ میں صرف یہ ایک عورت دیکھی ہے جو نہ صرف اسلام کے متعلق شوق رکھتی ہے بلکہ پیشتر معلوم ہونے کے اسلامی اصولوں اور رواجوں مثلاً پردہ کو پسند کرتی ہے۔حالانکہ عام یورپین عورتیں اس کے بہت خلاف ہوتی ہیں۔یورپین تہذیب کو بالکل پسند نہیں کرتی۔سوال کرنے پر صاف اور سچا جواب دیتی ہے۔کوئی اِدھر اُدھر کی بات کہہ کر ٹال نہیں دیتی اور عام طور پر یہ ایشیائی مذاق کی عورت ہے۔ بایں ہمہ نہایت لائق اور ذہین ہے۔ آرکیالوجی پڑھتی ہے اور سویڈن،ناروے اور فِن لینڈ میں یہ پہلی آرکیالوجسٹ ہو گی۔ غلام کے لئے حضور دعا فرماویں۔

والسلام

حضور کا غلام

ظفر اللہ خان۔ لندن

(یہ حوالہ جات اور پیراگراف'' حیاتِ نور''از عبدالقادر سابق سوداگر مل کے باب ہشتم صفحہ 644تا 649 سے اخذ کئے گئے ہیں۔)

سدرۃ المنتہیٰ۔کینیڈا

اُردو سے اُردِش تک کا سفر

نہیں کھیل اے داغؔ! یاروں سے کہہ دے
کہ آتی ہے اُردو زباں آتے آتے
داغؔ دہلوی

چند دن ہوئے کہ میری نظر سے ایک اصطلاح گزری urdish (اردش) ۔ جس نے مجھے مجبور کردیا کہ اس کا پتہ لگاؤں کہ آخر یہ اردش چیز کیا ہے۔ جب انٹرنیٹ پر اس کے بارے میں پڑھنے بیٹھی تو پتہ چلاکہ اردش اصل میں وہ اُردو ہے جو آج کل میں ،آپ اورہم سب اپنی طرف سے اُردو سمجھ کر بولتے ہیں۔اس وقت میں ایک عزیز دوست سے اپنی اُردو کےاچھا ہونے کی شیخی بھگار رہی تھی۔

خیر!! جب یہ بات پڑھی تو کچھ لمحات کے لئے اُردو زبان کے لئے خاموشی اختیار کی ۔ بہر حال شرمندگی سے بھرپور ملے جُلے جذبات کے چند لمحے گزرنے کے بعد مجھے خیال آیا کے چلو اُردو کے متعلق ہی سہی کچھ معلومات میں ہی اضافہ کیا جائے۔یہ خیال ذہن میں آتے ہی میں انٹرنیٹ کی طرف متوجہ ہوئی اور اُردو زبان کی تاریخ کے متعلق کچھ ڈھونڈنے میں مصروف ہوگئی۔

عام طور پر اُردو کا نام سنتے ہی مرزا غالب کا نام ذہن میں آتا ہے۔مرزا کے نام سے کالج کے زمانہ کی اُردو کی کتاب کا ایک جملہ یاد آ گیا ’’مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ آم ہوں اورعام ہوں۔‘‘ یہی جملہ میری مرزا کی شاعری کی طرف پسندیدگی کی وجہ بنا اور یہ وہی مماثلت ہے جس کی بناء پر میں خود کو کبھی کبھار شاعر سمجھنے لگ جاتی ہوں ۔کیونکہ پاکستان واحد ایسا ملک ہے جہاں کی مادری زبان اُردو ہے ۔ ایسے ملک میں پیدا ہونے کے باوجود ہمیں بحیثیت قوم اُردو سے کوئی خاص لگاؤ نہیں۔لیکن اس کا قصوروار میں برّصغیر پاک و ہند میں برٹش راج کو قرار دیتی ہوں کیونکہ وہی ہمیں انگریزی کے راستے پر چلا گئے ورنہ ہم تو بہت محبِّ اُردو تھے۔

خیر!! بات آموں کی ہورہی تھی، میرا مطلب مرزا غالب کی۔ غالب کو اُردو زبان کا سب سے عظیم شاعر مانا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ آج کل ٹرک اور رکشوں کے پیچھے چلتے ہوئے ہوتا ہے وگرنہ سکولوں کالجوں میں تو وڈزورتھ(Wordsworth) ہی چلتا ہے۔

بات ہورہی تھی اُردو زبان کی۔کہا جاتا ہے کہ اُردو زبان 6ویں سے 13 ویں صدی عیسوی کے درمیان وجود میں آنا شروع ہوئی۔لیکن اس کو اصل پذیرائی مُغلیہ دَور میں 16ویں اور 17ویں صدی عیسوی میں ملی ۔ لیکن اُس وقت تک اُردو کو ہندی ہی کہا جاتا تھا۔ پہلے اس کا نام لشکری زبان پڑا کیونکہ اُردو زبان میں 70 فیصد الفاظ فارسی اور عربی سے ماخوذ ہیں۔ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ برّصغیر زمانہ قدیم سے مختلف فاتحین کی آماجگاہ بنا رہا ۔ چنانچہ جو فوج یا لشکر اس علاقے میں آکر بستا اپنی زبان کے کوئی نہ کوئی الفاظ اُردو کا حصہ بنا جاتا تھا۔ اُردو کو ایک زمانے میں زبانِ اُردُوئے مُعلّی بھی کہا جاتا رہا ہے۔

لفظ ’’اُردو‘‘ کو پہلی بار ایک شاعر غلام ہمدانی شریف نے 1780ء میں استعمال کیا تھا اور اُردو زبان میں پہلی لکھی جانے والی کتاب کا نام ’’ سب رس ‘‘ہے جو 1635ء میں مُلّا اسداللہ وجہی نے تحریر کی تھی۔گو اُس زمانے میں پریس ابھی تک ہندوستان میں نہیں آیا تھا ۔ اس لئے پہلی کتاب 1801ء میں شائع ہوئی۔محتاط اندازے کے مطابق اس وقت دُنیا میں 20 کروڑ لوگ اُردو زبان بولتے ہیں۔لیکن ان میں سے بیشتر لوگوں کی مادری زبان اُردو نہیں اور یہ بات میرے لئے حیرت کا باعث تھی کہ پاکستان کی کل آبادی کا صرف 7 فیصد حصہ اُردو کو اپنی مادری زبان کے طور پر بولتا ہے اور یہ بھی کہ اُردو دُنیا میں 11ویں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔

خیر!! بات ہورہی تھی اُردش کی ۔ اُردش اصطلاح 1989ء میں پہلی بار استعمال ہوئی اور یہ اُردو اور انگریزی کے ملاپ سے بنتی ہے۔ زبان کے اس ملاپ کو Portmanteau پارٹمنٹیو کہا جاتا ہے اور اس کی مثال یہی جملہ ہے جو آپ لوگ اس وقت پڑھ رہے ہیں۔ بڑے گہرے مشاہدے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی کہ حقیقت میں اردش کو تخلیق کرنے والے ہم نہیں خود اُردو ہے۔ کیونکہ جس طرح بدلتے دَور کے ساتھ how are you بدل کر Wassup !!hru? What up? بن گیا۔ اسی طرح اُردو نے بھی سوچا کہ بدلتے وقت کے دھارے میں اس کو بھی زندہ رہنے کے لئے اپنی سی کوشش کرنا پڑے گی۔

مزاح اپنی جگہ مگرحقیقت یہ ہے کہ گو ہم اُردو کو اس کا صحیح مقام عملی طور پر نہیں دیتے جو کہ ہمیں دینا چاہئے مگر یہ کہنا درست ہوگا کہ ہم سب کو اس خوبصورت اور میٹھی زبان سے محبت ہے۔ اسی لئے آج یہ مضمون لکھنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ کسی قوم کی پہچان اُس کی زبان سے ہوتی ہے اور زبان ہی کسی بھی قوم یا ملک کے باشندوں کو جوڑے رکھتی ہے ۔ پس ہم دُنیا کے چاہے جس کونے میں چلے جائیں ہماری مادری زبان ہمیشہ اُردو ہی رہے گی۔

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

مکرم ثاقب محمود عطف۔آسٹریلیا لکھتے ہیں۔

الفضل کا تازہ شمارہ28مئی ملا ہے۔جس طرح شہدائے لاہور کا تذکرہ کیا گیاہےاس کو پڑھتے ہوئے آنکھوں سے اشکوں کی بارش ہوئی تو اس کے ساتھ ساتھ ان شہداء کی پاک روحوں کیلئے بےاختیار دعائیں بھی نکلیں۔اللہ تعالیٰ ان پاک روحوں پراپنی بےشمار رحمتیں نازل فرمائے اور ایثارو قربانی کی جو اَنمٹ داستانیں رقم کی ہیں ہمیں ان کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ان شہداء نے اپنے خون سے جو کہکشائیں بنائی ہیں ان کہکشاؤں پر چلتے ہوئے ہمیں بھی ہر قربانی کیلئے تیار رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خاکسار الفضل کی تمام ٹیم کیلئے دعاگو ہے جنہوں نے نہایت محنت سے یہ شمارہ تیار کیا اور ان شہداءِ راہِ وفا کی یادوں کو زندہ کردیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔آمین

مکرمہ مصباح احمد لکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جماعت کے اس اخبار کے ذریعہ جوڑے رکھے اور علمی ذوق بڑھانے کی کاوشوں کی بہترین جزا دے۔

یوم خلافت اور شہدائے لاہور کےذکر پر شائع ہونے والے تمام مضامین نہایت دلچسپ اور معلومات وجذبات سے بھرپور تھے۔اللہ تعالیٰ تمام لکھنے والوں کے علم اور ذوق میں ترقی دے۔آمین

مکرم روحان طاہر۔چیف ایڈیٹر زاویہ انٹرنیشل میگزین لکھتے ہیں۔

خاکسار کوگزشتہ چند روز سے الفضل اخبار موصول ہورہا ہے، ادارہ ماشاءاللہ ایک نئی طرز پربہت عمدہ اور جامع تحریرات جو ہر لحاظ سے بہتر معلوم ہوتی ہیں شائع کر رہا ہے،خداتعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔آمین

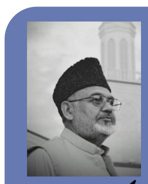

سید شمشاد احمد ناصر۔امریکہ

فوڈ پیٹری۔ہیومینیٹی فرسٹ لنگبورو

ولنگبورو 17 ویں صدی کا شہر جو دوستی اور اچھے اخلاص کی ساکھ کا حامل ہے اس کی شہرت میں مومنین کی ایک ایسی جماعت کا بھی حصہ ہے جس کا ایمان انہیں امن کی نجات کی پیروی کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ ولنگبورو میں امن و سکون، ایک ایسی مسلم جماعت کی نشاندہی کرتا ہے جس کے افراد بنی نوع انسان کے لئے پیار اور ہیومینٹی فرسٹ کے لئے جدوجہد کو برقرار رکھتے ہیں۔ اس تنظیم نے جس کے عطیات ،دعاؤں اور استقامت کے ذریعے سے ہیں،31ہزار افراد پر مشتمل کمیونٹی کو متاثر کیا ہے۔اس تنظیم کے عزم سے ایک ایسی پینٹری، جو ریاست کی مدد سے چل رہی تھی، اب ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایک وفاقی فنڈڈ اور تعاون یافتہ پروگرام بن گیا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ ولنگبورو

ولنگبورو فوڈ پینٹری کی ابتداء تقریباً10 سال قبل اور کچھ پُر خلوص لوگوں کی مدد سے ہوئی۔ نئ پینٹری کو رجسٹر کرنے سے پہلے فوڈ بینک کے نمائندے بنیادی تربیت دینے اور معائنہ کرنے مسجد تشریف لائے ، اس طرح پینٹری کو ریاستی سطح پر بہتر بنایا گیا۔

6،7 ماہ کامیابی سے چلانے کے بعد، ولنگبورو فوڈ پینٹری کو فروغ دے کر وفاقی پروگرام میں شامل کیا گیا۔ فیڈرل پروگرام کے ذریعہ سامان کی قیمت بہت زیادہ سستی ہوگی،کچھ مفت ہو گا، اور کھانا فوری طور پر مسجد میں پہنچایاجائے گا۔ پینٹری کو اب پیر شبل کھانا رکھنے کی منظوری حاصل ہوگئی تھی ، جیسے کہ پھل، سبزیاں وغیرہ۔

6،7 سال پہلے ہیومینٹی فرسٹ نے پینٹری سنبھالی اور ایک فریج،2فریزر، شیلف والی الماریاں اور مزید سامان کے لئے رقم خرچ کی۔ ان کی سرمایہ کاری کے ذریعے پینٹری کو مقبولیت ملی اور کامیابی میں اضافہ ہوا۔

پینٹری میں کام کی تقسیم اسی طرح ہوتی ہے۔خدام،کھانا لینے اور مرتب کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ لجنہ پینٹری کے دن کھانا تقسیم اور مطلوبہ کاغذی کارروائی کرتی ہیں۔ انصار مالی مدد میں شامل ہوتے ہیں۔یہ سب بہت عمدہ طریقے سے ہوتا ہے ، لیکن آپ پوچھ سکتے ہیں کہ آپ ایک کامیاب کھانے کی پینٹری کیسے چلاتے ہیں؟

ایسٹ ریجن کےعلاقائی قائد کے بقول یہ طریقہ کار درج ذیل ہے۔

’’ہم پینٹری سے 2 ہفتے پہلے آرڈر آن لائن دیتے ہیں۔ پینٹری کی ترسیل سے قبل بدھ کے روز ، اس بار ہمارے پاس 5000 پونڈ وزن کا کھانا تھا۔اس کے بعد رضاکار ہر چیزٹرک سے جمع کرنے آتے ہیں اور مسجد کے اندر فریزر اور شیلفس پر ترتیب سے رکھتے ہیں۔ وہ انوینٹری کا بھی انتظام کرتے ہیں۔ اس بار اضافی مانگ کی وجہ سے ہم نے اضافی اشیاء کی درخواست کی جسے منظور کرلیا گیا لیکن ہمیں خود 2700 پاؤنڈ وزن کھانے کی اشیاء پِک کرنی پڑیں۔ جمعہ کی دوپہر ہم نے پیکیجنگ شروع کردی۔ 25 رضاکار موجود تھے جو 100 ڈبےمیں بند پھل، سبزیاں وغیرہ تیار کرنے کے لئے 3 گھنٹے لگاتے ہیں۔ ہم نے ہر ایک خاندان کو 5 بیگ دیئے۔ایک میں انڈے، ایک میں پھل اور سبزیاں، ایک میں ٹوائلٹ پیپر اور دیگر سامان، ایک میں چاول اور دوسری کھانے کی

باقی صفحہ 7 پر

فرخ شاد

کچھ حضرت میر محمد اسحاقؓ کے متعلق

پودے

ایک بار حضرت سید میر محمد اسحاقؓ دارالشیوخ کی قریبی کوٹھی میں تشریف فرما تھے کہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی کوٹھی کے باغ میں مختلف پودے اور پیڑ لگائے ہیں۔ محترم چوہدری فتح محمد سیال نے بھی اپنی کوٹھی کے آموں اور امردوں کاذکر کیا۔ عین اسی وقت دارالشیوخ کے چند یتیم و مسکین طلباء جن میں سے بعض نابینا بھی تھے۔ سامنے سڑک سے گزرے۔ حضرت میر صاحب نے ان بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

’’ میں نے تو یہ پودے لگائے ہیں خدا ان کو سرسبز و شاداب رکھے اور پروان چڑھائے‘‘

اس فقرے کی گہرائی میں جائیں تو حضرت میر صاحب کی محبت انسانیت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔

(حضرت میر محمد اسحٰقؓ کے مضامین کی جمع و تدوین از سید حنیف احمد قمر صفحہ 5۔6)

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری نے حضرت سید میر محمد اسحٰقؓ کے متعلق فرمایا ۔

’’وہ باطل و غلط عقائد کے خلاف ننگی تلوار تھے اور خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے موقع پر رَجُلَ بَکّاءٌ (بہت گریہ کرنے والے انسان) تھے‘‘ (الفضل 29مارچ 1944ء)

عالم باعمل بنا دے

حضرت سید میر محمد اسحاقؓ نے مدرسہ احمدیہ کی دیوار پر درج ذیل دعائیہ عبارت جلی حروف سے لکھوائی۔

’’ اے ہمارے قادر مطلق خدا! تو ہمیں عالم باعمل بنا دے۔ اے ہمارے سچے بادشاہ! تو ہمیں دنیا کے تمام فکروں سے فارغ البال کر کے صرف اپنی عبادت اور اپنی مخلوق کی خدمت کے لئے وقف فرماوے‘‘آمین

ہم ہیں تیرے بندے اساتذہ وطلباءمدرسہ احمدیہ قادیان

(حضرت میر محمد اسحٰق کے مضامین کی جمع وتدوین از سید حنیف احمد قمر صفحہ 8)

احادیث سے عشق

حضرت سید میر محمداسحاقؓ فرمایا کرتے تھے۔

’’ مجھے خدا کی بزرگ کتاب قرآن مجید کے بعد حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے عشق ہے۔ اور سرور کائنات کا کلام میرے لئے بطور غذا کے ہے کہ جب تک روزانہ اچھی غذا نہ ملنے کے بغیرانسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس طرح بغیر سیدکونین کے کلام کو ایک دو دفعہ پڑھنے کے طبیعت بے چین رہتی ہے۔ جب کبھی میری طبیعت گھبراتی ہے تو بجائے اس کے کہ میں باہر سیر کے لئےکسی باغ کی طرف نکل جاؤں میں بخاری یا حدیث کی کوئی اور کتاب نکال کر پڑھنے لگتا ہوں۔ اور مجھے اپنے پیارے آقا کے پیارے کلام کو پڑھ کر خدا کی قسم وہی تفریح حاصل ہوتی ہے۔جو ایک غمزدہ گھر میں بند رہنے والے کو کسی خوشبودار پھولوں والے باغ میں سیر کر کے ہوسکتی ہے۔‘‘

(الفضل 20 دسمبر 1940ء)

خراج تحسین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت سید میر محمداسحاقؓ کی وفات پر آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

’’حضرت سید میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ خدمات اسلام کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے۔ درحقیقت میرے بعدعلمی لحاظ سے جماعت کا فکر انہیں کو رہتا تھا۔ وہ رات دن قرآن و حدیث پڑھانے میں لگے رہتے تھے۔ زندگی کے اس آخری دور میں وہ کئی بار موت کے منہ سے بچے کیونکہ جلسہ سالانہ پروہ اس طرح اندھادھند کام کرتے تھے کہ کئی باران پرنمونیہ نے حملہ کیا۔

میر صاحب کی وفات سلسلہ کا نقصان ہے اور اتنا بڑا نقصان ہے کہ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ اس نقصان کا پورا کرنا آسان نہیں۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم اس طرز کے تھے۔ ان کے بعد حافظ روشن علی صاحب مرحوم اور تیسرے میر محمد اسحاقؓ اس رنگ میں رنگین تھے۔ (الفضل 19 مارچ 1944ء)

ایک فریاد

حضرت سید میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ مزار اقدس حضرت مسیح موعودؑ پر جا کر اس طرح اپنے رب کے حضور فریادیں کیا کرتے تھے۔

’’اے اللہ! تیرا یہ محبوب اور پیارا بندہ تھا جب تک اس دنیا میں رہا۔ وہ تیرے دین کی خدمت واشاعت کے لئے ہر طرح کوشش کرتا رہا۔ اس کے دل میں کچھ نیک تمنائیں تھیں۔ اور کچھ مقاصد تھے۔ اب وہ تیرے پاس پہنچ چکا ہے۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان نیک تمناؤں اور اعلیٰ نیک مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں!(آمین)

حضرت میر محمد اسحاق کے مضامین کی جمع و تدوین از سید حنیف احمد قمر صفحہ 16)

لوح مزار

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و

نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

مسٹر حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ

وصیت نمبر 848 پیدائش1890ء وفات 17 مارچ 1944ء

میر محمد اسحاق پانچ بچوں کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ اور مجھ سے ایک سال نو مہینے کے قریب چھوٹے تھے۔ ہماری پڑھائی بچپن میں قریباً اکٹھی ہوئی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے میرے ساتھ ہی طب پڑھی اور میرے ساتھ ہی عربی کے کچھ اسباق میں شریک ہوئے۔قرآن شریف میں نے ان سے الگ پڑھا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو یہ شوق تھا کہ وہ دین کی خدمت کے لئے وقف ہوں اور اس بارہ میں آپ میر ناصر نواب صاحب مرحوم کو ہمیشہ تحریک فرماتے رہتے تھے۔ انتہا درجہ کے ذہین تھے۔ حافظہ نہایت اعلیٰ تھا اور قادرالکلام تھے۔اس کے ساتھ ہی انتظامی قابلیت ان میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ جس کی وجہ سے ان کی زندگی میں ضیافت کامحکمہ نہایت ہی مقبول اور جماعت میں محبوب رہا۔

میر ناصر نواب مرحوم رضی اللہ عنہ کی طرح غرباء کی خدمت کا بہت شوق تھا۔دارالشیوخ انہی کی یادگارتھی۔ جس میں ساٹھ کے قریب بچے، بیوائیں اور غریب پرورش پاتے تھے۔ اور تقریباً تمام اخراجات وہ لوگوں سے چندہ وصول کر کے پورے کرتے تھے۔ نہایت ہی قلیل گزارہ پرانہوں نے اپنی زندگی بسر کی اور خدمت میں ہی وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی مدارج بلند فرمائے۔

مرزامحمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

(ماہنامہ الفرقان ستمبر۔اکتوبر1961ء ٹائیٹل پیج میراسحاقؓ نمبر)

حضرت میر محمد اسحاقؓ کی خودنوشت مختصر سوانح حیات

میری پیدائش 8 ستمبر1890ء کو مقام لدھیانہ ہوئی۔ جہاں حضرت والد صاحب مرحوم سرکاری ملازم تھے۔ غالباً 1894ء کے بعد سے مستقل سکونت قادیان میں ہے۔ قیام حضرت مسیح موعودؑکے زمانہ میں آپ کے دار میں تھا۔ بچپن سے 18سال کی عمر تک حضرت مسیح موعودؑ کے روزوشب کے حالات مشاہدہ میں آئے اور اب تک تقریباً اسی طرح ذہن میں محفوظ ہیں۔ گورداسپور، بٹالہ، لاہور، سیالکوٹ اور دہلی کے سفروں میں ہمرکاب ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آخری بیماری کی ابتداء سے وصال تک حضرت جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ۔ کے پاس رہا۔ حضورؑ نے متعدد مرتبہ مجھ سے لوگوں کو خطوط کے جوابات لکھوائے۔ حقیقۃالوحی کا مسودہ مختلف جگہوں سے فرماتے گئے اور میں لکھتا گیا۔ روزانہ سیر میں آپ کے ساتھ جاتا اور جانے کے اہتمام مثلاً قضائے حاجت و وضو کا انصرام اور ہاتھ میں رکھنے کی چھڑی تلاش کر کے دینے سے سینکڑوں دفعہ مشرف ہوا۔ آپ کی کتابوں میں بیسیوں جگہ میراذکر ہے آپؑ کے بہت سے نشانوں کا عینی گواہ ہوں اور بہت سے نشانوں کا مورد بھی ہوں۔ جن دنوں حضورؑ باہرمہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھےدونوں وقت میں بھی شریک ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے ہم عربی میںاَسْقِنِی الْمَاءَ کہہ کر پانی مانگا کرتے تھے۔ بچپن میں بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ حضورؑ نے مغرب و عشاء اندر عورتوں کو جماعت سے پڑھائیں میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا۔ عورتیں پیچھے کھڑی ہوئیں۔ غالباً میں پیدائشی احمدی ہوں۔ نہایت چھوٹی عمر سے اب تک حضورؑ کے دعاوی پر ایمان ہے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب کو دل سے صدیق اکبر اور سچا خلیفہ تسلیم کیا۔ حضرت خلیفہ اول سے بچپن سے نہایت بے تکلفی اور محبت و پیار کاتعلق تھا۔ ان کی وفات پرسچے دل سے صاحبزادہ محموداحمد کوخلیفہ ثانی سمجھا اور سمجھتا ہوں۔باقاعدہ اور بے قاعدہ مولوی عبدالکریم، حافظ روشن علی صاحب مولوی سرور شاہ، مولوی محمد اسماعیلؓ اور حضرت خلیفہ اول سے عربی علوم کے پڑھنے کی کوشش کی۔ 1910ء مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

1912ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت میں داخل ہوا۔ جامعہ احمدیہ کے قیام سے قبل مدرسہ احمدیہ میںمدرس تھا۔ اب جامعہ احمدیہ میں پڑھاتا ہوں۔ اس ملازمت کے علاوہ بعض اور کام بھی خلافت ثانیہ میں سلسلہ کے سرانجام دینے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وجود سے جو شرف حاصل ہوئے اور وہ اس لئے لکھے ہیں کہ ابتداء اچھی ہے پڑھنے والے دعا کریں کہ انتہا بھی ایسی اچھی ہو کہ

عروسی بود نوبت ماتمت　　　اگر برنکوئی بود خاتمت

(الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961ء، حضرت میر محمد اسحٰق نمبر49۔50)

خدمت خلق

مکرم شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ تحریر فرماتے ہیں کہ

1939ء میں جب خاکسار مشرقی افریقہ سے قادیان میں چھ ماہ کی رخصت گزار کر واپس افریقہ جانے لگا تو میری خواہش پر حضرت سید میر محمد اسحاق نے میری ایک کاپی پر اپنے قلم سے یہ

قیمتی نسخہ لکھا۔

مَاکَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِہٖ کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی شخص ہر وقت لوگوں کی دینی اور دنیوی بھلائیوں میں لگا ہے تو یقیناً اس کے دینی اور دنیوی کام خودبخود ہوتے رہیں گے۔ میں نے اس نسخہ کو اچھی طرح تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جب میں مشکلات دینی اور دنیوی میں ہوتا اور میں اپنے اوقات کو مخلوق خدا کے فائدہ کے لئے خرچ کرتا تو خودبخودغیب سے ایسے سامان پیدا ہوجاتے کہ بغیر لوگوں سے مدد مانگنے کے مجھے تمام ضروری سامان مل جاتے اور میری مشکلات حل ہو جاتیں اور ایسی ایسی جگہوں سے خدا میرے کام کروا دیتا کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ ہوتا۔اوریہی مفہوم ہے وَاَمَّا مَایَنفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کا۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے کام خود بخود ہوتے جاویں وہ لوگوں کی مشکلات کے حل میں لگ جاوے۔ اللہ خود بخود اس کا متکفل ہو جائے گا۔مگر شرط یہ ہے کہ اپنے آپ کو پورے وقت کے لئے مخلوق خدا کی بہتری کے لئے وقف کردے۔"

والسلام

سید محمد اسحاق

3-6-39

(الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961 صفحہ 85)

حضرت میر محمد اسحٰقؓ کی وصیت اور دیگر چند ایمان افروز تحریرات

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے 22اپریل 1912ء کو ذیل کی چھٹی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں لکھی۔ جس میں اپنی اہلیہ محترمہ کے حصول دین تعلیم کا ذکر فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدی و مولائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نصیرہ کی والدہ مجھ سے عربی پڑھنا چاہتی ہیں۔قرآن اور حدیث تو جناب سے تعلیم کرتی ہیں۔ادب صرف نحو کی ایک ایک کتاب فی الحال شروع کرنا چاہتی ہیں جناب سے تیمناً نام دریافت کرتی ہیں کہ فی الحال ابتداء صرف، نحو، ادب کی پہلی ایک ایک کتاب کون سی شروع کی جاوے۔

سید محمد اسحٰق

24اپریل 1912ء

"مبارکباد- میزان الصرف مع منشعب-مائۃ عامل نظم"

(الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961ء صفحہ 9-10)

آپ نے اپنے بڑے بھائی حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کو نسخہ تجویز کرنے کے لئے درج ذیل خط لکھا۔

مکرم ومعظم جناب بھائی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے آدھی رات کو لرزہ سے بخار شروع ہوا لحاف اوڑھے گئے بڑھتے بڑھتے ایک سو ڈھائی تک ہو گیا۔ اس وقت اور کوئی چیز نہ تھی سوڈاسلی سلاس اور سوڈا بائی کارب کی اب کی دس دس گرین کی دو پڑیہ تھی۔ وہ کھائیں صبح کے وقت اسی سے پسینہ آ کر بخار کم ہونا شروع ہوا اسی وقت دو پوائنٹ کم سو ہے۔ نسخہ تحریر فرما کر مشکور فرماویں۔ (الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961، صفحہ 11-12)

مورخہ 5اپریل 1940 کوحضرت میر محمد اسحٰقؓ نے اپنی تکلیف وہ بیماری کے پیش نظر جو چھٹی برائے تجویز علاج حضرت میر محمد اسماعیلؓ رضی اللہ عنہ کولکھی وہ حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم ومعظم جناب بھائی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تین یوم سے متواتر سرمہ لگانا چھوڑ دیا ہے۔ مگر ناک کے دائیں نتھنے سے جو نیلا پانی ٹپکنے لگا ہے وہ کم نہیں ہوا بلکہ بڑھ گیا ہے۔تھوڑی دیر بعد ٹپ ٹپ قطرے نیلے پانی کے نکلتے ہیں آنکھوں میں سخت آشوب ہے۔ جیسا شدت زکام کے وقت آنکھوں کا حال ہوتا ہے۔ دماغ کھوکھلا کھوکھلا معلوم ہوتا ہے۔نظر میں نمایاں کمی ہو رہی ہے۔اگر غذا و دوا تفصیلاً تحریر فرماویں تو عنایت ہو گی۔

والسلام

سید محمداسحٰق

5-4-1940

اسی بیماری کے سلسلہ میں آپ لاہور تشریف لے گئے اور بیماری کی شدت محسوس کر کے آپ نے لاہور میں ہی 10مئی 1940ء کو ایک وصیت تحریر فرمائی جو درج ذیل ہے۔

"(وصیت)الحمد للہ اس وقت میرے ہوش وحواس قائم ہیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مجھے دلی یقین کے ساتھ زبان سے اس امر کا اقرار ہے کہ اس وقت صرف مذہب اسلام موجب نجات ہے۔میں چھ ارکان پر ایمان رکھتا ہوں پانچ بناء اسلام کا قائل ہوں۔ میں سنی ہوں شیعہ یا خوارج میں سے نہیں غیر مقلد ہوں۔ ائمہ اربعہ میں سے کسی کا مقلد نہیں گو چاروں کا خاک پا ہوں۔ اول قرآن پھر تواتر پھر حدیث کو حجت سمجھتا ہوں۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے تمام دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں۔ مبائع ہوں غیر مبائع نہیں۔ نور الدین کو ابو بکرؓ کا اور موجودہ امام جماعت احمدیہ کو عمرؓ کا مثیل سمجھتا ہوں۔مجھے یقین ہے کہ ہماری جماعت تبھی صحیح معنوں میں احمدی رہ سکتی ہے جبکہ وہ ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر بیعت کرے خلیفہ وقت کے ماتحت ایک انجمن صرف انتظامی اور مالی معاملات کے لئے ہونی چاہیے۔ قادیان کو خدا کے رسول کا پایہ تخت اور احمدیت کا ابدی مرکز یقین کرتا ہوں۔ بہشتی مقبرہ کو واقعہ میں بغیر کسی تاویل کے یقینی بہشتیوں کا مدفن سمجھتا ہوں میں موصی ہوں تمام حساب صاف ہے میرے پچھتر روپیہ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل کے پاس جمع ہیں اگر میں یہاں فوت ہو جاؤں میری نعش ضرور اس پاک مقام پر پہنچا دی جاوے جسے بہشتی مقبرہ کہتے ہیں اوریہی میری واحد خواہش ہے۔اے اللہ تو میرا انجام بخیر فرما۔

نوٹ: اگر میں فوت ہو جاؤں تو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ اور حضرت ام المومنین سلمہا اللہ کو میرا سلام پہنچا دیں۔"

سید محمد اسحٰق مسافر لاہور

10-5-1950

(الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961ء صفحہ 61)

آج کی دعا

اے خداوند قادر مطلق! اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت اور یہی سنت ہے کہ تو بچوں اور اُمیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتاہے مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما۔ تاوہ دیکھیں اور سُنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہو جائیں۔اگر تو چاہے تو تُو ایسا کر سکتاہے کیونکہ کوئی بات تیرے آگے اَن ہونی نہیں۔آمین ثم آمین

(ازالہ اوہام،روحانی خزائن جلد3صفحہ120)

یہ حضرت مسیح موعودؑکی لوگوں کی اصلاح کیلئے دعا ہے۔آپ بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے،مخالفین کے حق میں بہت دردِ دل سے دعا کرتے تھے۔آپ فرماتے تھے

"میں اس بیمار کی طرح جواپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے۔اس ناشناس قوم کیلئے سخت اندوہ گیں ہوں۔"

(قدسیہ محمود سردار)

بقیہ از صفحہ 5۔فوڈ پینٹری

اشیاء کے ساتھ اور آخری میں منجمد مکھن، پنیر، اور چکن شامل تھے۔ ہم نے اس کا آدھا کام جمعہ کی شام کیا اور منجمد کھانے کا انتظام ہم نے ہفتہ کی صبح 9 بجے شروع کیا۔ ہفتے کے روز 32 رضاکار آئے جن میں سے 3 جماعت سے باہر تھے۔ ہم نے تقسیم صبح 11 بجے شروع کی ، لیکن لوگ صبح 9 بجے سے ہی آنا شروع ہو گئے تھے اور کار کی قطار میں لگ گئے۔ صبح 11 بجے تک تقریبا 60 کاریں تھیں۔ ہم نے سہ پہر 3 بجے تک تقسیم جاری رکھی، 90 کنبوں کو کھانا دیا، جس میں تقریبا 7000 پاؤنڈ خوراک تھی۔ دن کے اختتام پر ہم نے سامان کے خالی ڈبوں کو توڑ کر ریسائیکلنگ کے لیے ٹرک پر لادا اور احاطہ صاف کیا۔"

جماعت احمدیہ یو ایس اے کے 100سال پورے ہونے پر ولنگبورو جماعت نے غرباء کے لئے سردیوں کے کوٹ اور جیکٹ جمع کرنے کی مہم کی اور شہر کے میئر اور پولیس کمشنر کو تقریب میں مدعو کیا تھا۔ جب وہ مسجد میں آئے تو انھیں جماعت کی فوڈپینٹری کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئیں تھیں۔ولنگبورو شہر اپنی الگ فوڈپینٹری شہر کی لائبریری سے چلاتا تھا ۔ جب وبائی مرض اور ریاستی قانون کے تحت لائبریری بند ہو گئی تو میئر نے مسجد سے رابطہ کیا کہ وسائل کی کمی کی وجہ سے وہ گزارش کرتی ہیں کہ اگر ولنگبورو جماعت ان کے ساتھ مل کر مسجد سے فوڈ پینٹری چلائیں تو وہ جماعت کی مشکور ہوں گی۔چنانچہ اب ولنگبورو جماعت کو نہ صرف ہیومینٹی فرسٹ کی رضاکارانہ خدمات کا موقع مل رہا ہے بلکہ وہ اپنی لوکل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر انسانیت کی خدمت میں پیش پیش ہے۔

موجودہ وبائی مرض میں ہر ایک کے ذہن میں انفیکشن ہونے کا اندیشہ ہے۔ رضاکاروں اور وصول کنندگان دونوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے پینٹری نے معاشرتی ،فاصلاتی قوانین کے مطابق اضافی احتیاطی تدابیر لاگو کیں۔ دستانے اور ماسک پہنے اور مناسب فاصلہ رکھنے کے ساتھ، رضاکاروں کو بھی ہدایت کی گئی تھی کہ وہ کھانا وصول کرنے والوں سے بات چیت کرنے کی بجائے براہ راست کھانا کاروں تک پہنچائیں۔ تاہم، ان رکاوٹوں نے پینٹری کے کام کو کم نہیں کیا بلکہ ان مشکل وقتوں میں زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دینے کے لئے ہیومینٹی فرسٹ ولنگبورو نے اپنے ماہانہ پینٹری کے علاوہ مزید تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی خیال کے ساتھ 21۔ اپریل کو ہیومینٹی فرسٹ ولنگبورو کے پاس ایک اور کھانے کی پینٹری تھی جہاں انہوں نے 19ہزار پاؤنڈ کھانا تقسیم کیا۔21 مارچ سے 21 اپریل تک ایک ماہ کے عرصے کے دوران،ان کے پاس5کھانے کی پینٹریاں تھیں اور 50ہزار پاؤنڈ وزن سے زائد خوراک کی خدمت کی گئی تھی۔ اب تک پچھلے 2 ماہ میں مجموعی طور پر ولنگبورو پینٹری نے اپنے مقامی1ہزار200 کنبوں کو 80ہزار پونڈ وزن سے زیادہ کا کھانا فراہم کیا اور وہاں تقریباً 25 پرعزم رضاکاروں نے کئی گھنٹےخدمت کی۔خدا انہیں اس کا بہترین اجر دے اور ان کے کام میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

درستگی

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے شمارہ28مئی میں شہدائے لاہور کی فہرست میں نمبر6پر کامران ارشد کی جگہ کامران رشید لکھا گیا ہے۔اسے کامران ارشد پڑھا جائے۔آپ مکرم محمد ارشد قمر گڑھی شاہو حال کینیڈا کے بیٹے تھے۔(ادارہ)

حافظ عبدالحمید

وقت کی پابندی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتاہے۔

وَالۡعَصۡرِ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ

(العصر:3،2)

قسم ہے زمانہ کی۔یقیناً انسان خسارے میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسم اٹھائی ہےان میں سے ایک وقت بھی ہے ۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں صبح کی قسم،سورۃاللیل میں رات کی قسم،سورۃالضحیٰ میں چاشت کے وقت کی قسم اور سورۃ العصر میں زمانہ کی قسم کھائی ہے۔

ہمارے وقت کا ایک ایک لمحہ انمول اور قیمتی سرمایہ ہے۔وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک گراں قدر نعمت ہے۔وقت جتنا قیمتی ہے اتنا ہی پگھلتی برف کی طرح آناً فاناً یوں گزر جاتا ہے کہ

بس صبح ہوئی شام ہوئی
عمر یوں ہی تمام ہوئی

دنیا کے تمام مذاہب وقت کی پابندی کا درس دیتے ہیں۔اسلام جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے وقت کی پابندی پر بہت زور دیتا ہے۔قرآن کریم میں 5 نمازیں بر وقت ادا کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔یہ بھی ہمارے لئے ایک رہنمائی ہے کہ وقت کی قدر بہت ضروری ہے اور یہ کامیابی اور کامرانی کی کُنجی ہے۔

ہمارے لئے تو یہ بات مزید اہمیت اختیار کر جاتی ہے کہ اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں کیونکہ ہم تو اس مسیح کے ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا تھا ’’اَنۡتَ الشَّیۡخُ الۡمَسِیۡحُ الَّذِیۡ لَایُضَاعُ وَقۡتُہٗ۔ یعنی تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔‘‘

(تذکرہ صفحہ 550)

وقت،مومن و کافر اور نیک و بد ہر ایک کی زندگی کی کشتی کو مسلسل آگے بڑھائے چلا جاتا ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ بعض کشتیاں دھارے میں ایسی ہیں جو بے مقصد اور بے سَروپا بہے چلی جاتی ہیں، نہ ان کا رُخ معین،نہ منزلِ مقصود کی کوئی خبر،نہ مقصد حیات کا کوئی نشان۔کچھ ایسی کشتیاں بھی وقت کے اس عظیم دھارے میں بہہ رہی ہیں جن کی سمت معیّن اور مقصود اعلیٰ ہے۔وہ ہر لمحہ کامرانی اور فلاح کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

وقت ہر لمحہ پکار پکار کر کہتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! میں ایک قیمتی سرمایہ ہوں۔ تیرے عمل پر شاہد ہوں مجھ سے کچھ حاصل کرنا ہے تو کر لے ورنہ میں قیامت تک لوٹ کر نہیں آوٗں گا۔ حقیقت یہ ہے دنیا میں ہر خسارے کی تلافی کی جاسکتی ہے لیکن ضائع کئے ہوئے وقت کی تلافی نہیں کی جا سکتی۔

کامیاب لوگوں کی زندگی میں وقت کی قدر و اہمیت اور اسے گزارنے کے روشن اصول ملتے ہیں ۔تاریخ ساز افراد نے ہمیشہ وقت کو قیمتی سمجھا اور ایک ایک پل کی قدر کی،تب اُنہیں مقام و مرتبہ ملا۔جو لوگ وقت ضائع نہیں کرتے وہ ہمیشہ ترقی کی منازل طے کرتے ہیں۔دنیا اور آخرت میں کامیابی کی کلید وقت کی قدر اور بہترین منصوبہ بندی ہے۔

جو وقت کو مفت گنوائے گا
وہ آخر کو پچھتائے گا
کچھ بیٹھے ہاتھ نہ آئے گا
جو بوئے گا سو کھائے گا
تو کب تک دیر لگائے گا
یہ وقت بھی آخر جائے گا
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

وقت انسان کے لئے اللہ کی طرف سے تحفہ ہے۔اس تحفہ کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے،اس کی اہمیت کو سمجھنااوراس کا صحیح استعمال کرناہما ری کامیابی ہے۔ہمیں اپنے وقت کے ایک ایک لمحے کا حساب اپنے اللہ کے سامنے دینا ہو گاکہ ہم نے دنیامیں وقت کیسے گزارا کن کن محفلوں میں ہمارا وقت گزرا،اللہ کی خاطر کتنا وقت صرف کیا اور اللہ کی مخلوق کے لئے کتنا وقت صرف کیا ؟

بطور ایک مسلمان ہمیں اپنے اوقات کو صحیح اور اللہ کی رضا کے مطابق استعمال کرکے آخرت میں سُر خرو ہونے کی جدو جہد کرنی چاہیئے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی

جو لوگ وقت کا صحیح استعمال کرتے ہیں، کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ وقت ضائع کرنے والوں کو زمانہ پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔کہتے ہیں وقت اور سمجھ ایک ساتھ خوش قسمت لوگوں کو ملتے ہیں۔کیونکہ اکثر وقت پر سمجھ نہیں ہوتی اور سمجھ آنے تک وقت گزر چکا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام میں وقت کی پابندی کا ثبوت ملتا ہے۔ ہر چیز اپنے اپنے مدار پر وقت ضائع کئے بغیر گردش کرتی ہے۔ سورج ،چاند،تارے سب اپنے اپنے مقررہ وقت پر نکلتے اور غروب ہوتے ہیں۔پوری دنیا کا نظام وقت کی پابندی پر چل رہا ہے۔غرضیکہ کائنات کا سارا نظام ہی وقت کی اہمیت و ضرورت کامنہ بولتا ثبوت ہے۔

وقت زندگی کی طرح ایک نعمت ہے۔ پابندیٔ وقت اس نعمت کی قدر اور شکریہ کا بہترین طریق ہے ۔ جو وقت ضائع کرتے ہیں وہ وقت نہیں بلکہ اپنی زندگی ضائع کرتے ہیں۔

وقت کی قدر کرنے والے مؤجد،فلاسفر اور اولیاء بن گئے۔اسی وقت کی مہربانی ہے کہ قدرت نے انہیں خوشحالی اور ترقی سے سَرفراز کیا۔تاریخ ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ ان ہستیوں کی کامیابی و شہرت کا راز یہی ہے کہ انہوں نے وقت کا صحیح اور مناسب استعمال کیا۔

اپنے اجداد کی تاریخ پہ ناز ہے ہمیں
اُن کی سینچی تہذیب کا پاس ہے ہمیں

جو قومیں وقت کی قدر کرتی ہیں وہ صحراؤں کو گلشن بنا دیتی ہیں، وہ فضاؤں پر قبضہ کر لیتی ہیں،وہ پہاڑوں کے جگر پاش پاش کر سکتی ہیں۔زمانہ اور دنیا ان کے قدم چومتی ہےلیکن جو قومیں وقت ضائع کرتی ہیں زمانہ انہیں غلام بنا دیتا ہے اور وہ دین و دنیا میں خسارے میں رہتے ہیں۔کہتے ہیں انسان کے ہاتھ میں اس کی اصلی دولت اس کا وقت ہے۔ جس نے وقت کو ضائع کر دیا ، اس نے سب کچھ ضائع کر دیا۔

وقت کو کوئی خرید نہیں سکتا،نہ اس کو ذخیرہ کر سکتے ہیں۔یہ ایک بہتا دریا ہے اور اس دریا سے جو لہر گزر گئی وہ واپس نہیں آسکتی۔نہ کسی کا بچپن لوٹ سکتاہے نہ کسی کی جوانی دوبارہ مل سکتی ہے۔

وقت کا کام ہے چلتے رہنا یہ رکنے نہ پائے
جو وقت نکل گیا ہاتھ سے وہ پھر واپس نہ آئے

ہمیں ہر حال میں وقت کی قدر کرنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کی پابندی کرنے اور اس کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محنت ہو اگر سچی ضائع وہ نہیں ہوتی
تم کام کئے جاؤ اخلاص سے ہمت سے

****

سکوت ساز کے لمحے

ہمہ دم اپنی آنکھوں میں نمی محسوس ہوتی ہے
فضا ہی بلکہ ساری شبنمی محسوس ہوتی ہے
وہ دل جو گرمیٔ جذبات سے سرگرم رہتا تھا
اب اس پر برف کی تہہ سی جمی محسوس ہوتی ہے
نظر میں گھومتے جب ہیں سکوتِ ساز کے لمحے
تو اپنی نبض بھی اس پل تھمی محسوس ہوتی ہے
جہاں فرقت ہمارے بیچ میں حائل ہے صدیوں کی
وہیں پہ ایک قربت باہمی محسوس ہوتی ہے
نہ جانے کیا کیا میں نے نہ جانے کیا ہوا مجھ سے
مزاجِ دوستاں میں برہمی محسوس ہوتی ہے
لگائے لاکھ کوئی خود پہ صبر و ضبط کے پہرے
اذیّت درد کی تو لازمی محسوس ہوتی ہے
بہت سے زخم پہلے بھی لگے جو بھر گئے لیکن
کسک جو دل میں اب ہے دائمی محسوس ہوتی ہے
عجب احساسِ تنہائی اتر آیا مرے دل میں
مجھے تو آج اپنی بھی کمی محسوس ہوتی ہے

صاحبزادی امۃ القدوس

راجہ برہان احمد

آن لائن عالمی مشاعرہ (زیر اہتمام مجلس انصار اللہ برطانیہ)
بر موقع یوم خلافت 27مئی 2020ء (نذرانۂ عقیدت و محبت)

مجلس انصار اللہ برطانیہ شعبہ تعلیم کے تحت مؤرخہ 27مئی 2020ء لندن وقت کے مطابق شام 6بجے ایک آن لائن عالمی مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا ۔یہ مشاعرہ نہیں بلکہ دربار خلافت میں یوم خلافت کے حوالے سےایک عاجزانہ نذرانہء عقیدت و محبت تھا ۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پیارے آقا کی دعاؤں سے مشاعرہ بہت کامیاب رہا ۔یہ پروگرام سوا دو گھنٹے جاری رہا ۔براہ راست پروگرام کو YOUTUBE پر 5895 اور FACEBOOKپر 400سے زائد احباب و خواتین نے دیکھا ۔پروگرام کے آغاز سے اختتام تک مسلسل پیغامات آتے رہے اور لوگ پیارے آقا ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے پیغامات بھجواتے رہے ۔اسی طرح خلافت احمدیہ زندہ باد اور خلافت سے اپنے والہانہ عشق و محبت کا اظہار کرتے رہے ۔

اس پہلے عالمی آن لائن مشاعرہ کے میزبان مکرم مبارک صدیقی صاحب تھے ،جنہوں نے اپنے روایتی انداز میں نہایت محبت و اخلاص سے اس پروگرام کو چلایا ۔سورۃ النور کی آیات 56اور 57 کی تلاوت اور ترجمہ مکرم حافظ فضل ربی نے پیش کیا ۔جس کے بعد قادیان دارالامان کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم تنویر احمد ناصر قائد تعلیم مجلس انصار اللہ انڈیا نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کا نعتیہ منظوم کلام ’’بدر گاہ ذیشان خیر الانام‘‘کے چند اشعار اپنی مترنم آواز میں سنائے ۔اس مشاعرے کے پہلے شاعر یوکے کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم میر انجم پرویز نے اپنا تازہ کلام سنایا۔

ہوتے نہیں دل سر خوشِ صہبائے محبت
پیتے نہ اگر جامِ مئے حسن ِ خلافت
حق دین وہی جس کو خلافت سے ہے تمکیں
لاریب خلافت سے عبادت ہے عبادت

امیر جماعت احمدیہ و مشنری انچارج جاپان اس مشاعرے کے اگلے شاعر تھے جو جاپان کے وقت کے مطابق رات 2بجے اس مشاعرے میں شامل ہوئے اور اپنا کلام پیش کیا جس کا عنوان تھا ’’نظام خلافت مبارک نظام ‘‘۔

خلافت نبوت کا فیضان ِ عام
خدا کی عطا ہے یہ عالی مقام
خلافت کا جس دل میں ہے احترام
رہے گا ہمیشہ وہی شاد کام

اس مشاعرے میں چند شعراء اور نظم پڑھنے والے تو براہ راست شامل ہوئے اور کئی شعراء اوراحباب اپنے ریکارڈڈ پیغامات کے ذریعے اس کا حصہ بنے جبکہ لائیو پروگرام کے دوران پیغامات کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ تھا جو کئی دن تک جاری رہا ۔ تین مختلف حصوں میں یہ پیغامات لائیو پروگرام کا حصہ بنے جبکہ خلافت سے محبت اور اخلاص و وفا کے پیغامات احباب کے نام کے ساتھ گاہے گاہے پروگرام کا حصہ رہے ۔

مکرم بلال احمد راجہ نے امریکہ سے اپنی مترنم آواز میں نظم ’’خلافت کے ہی سائے میں بسر ہو زندگی ساری‘‘جس کے شاعران کے بڑے بھائی مکرم حارث احمد راجہ صاحب ہیں سنایا ۔

خلافت نعمت عظمیٰ خلافت قدرت ثانی
خلافت رشد کا ذریعہ خلافت فیضِ ربانی
خلافت ظلمتوں میں ہے نوید صبحِ نورانی
خلافت خلق کی خاطر خدا کا فضل ہے بھاری

اسی طرح ایک شاعر مکرم ضیاء اللہ مبشر مربی سلسلہ تھے ۔ تمام شعراء کی طرح آپ نے بھی اپنا کلام سنانے سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام اور یوم خلافت کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار کیا ۔ آپ کے کلام کے چند اشعار یہ ہیں :

خلافت کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم رکھنا
وفا کے پاسباں رہنا محبت کا علَم رکھنا
یہی عقدِ اخوت ہے یہی رمزِ محبت ہے
یہ بیعت ایک نعمت ہے اسے تم محترم رکھنا

بعد ازاں مکرم لئیق احمد عابد نے جذبات کا اظہار کیا اور پھر اپنا کلام پیش کیا ۔

اک تم نصیب جن کا رخ ِ یار دیکھنا
ایک ہم جنہیں کہ ہجر کے آزار دیکھنا
چبھنے نہ پائے اس کو کوئی خار دیکھنا
اے ساکنانِ کوچہ دلدار دیکھنا

اس کے بعد جماعت کے ایک اور معروف شاعر مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد کی باری آئی تو اولاً آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں دو اشعار کے بعد اپنے تازہ ترین اشعار جو دو دن پہلے تحریر کئے سنائے ۔

خدا کے حسن کا نشاں وہ شخص بے مثال ہے
نبی کے عشق میں نہاں وہ شخص وہ بے مثال ہے
دلوں نے پائی کس طرح نئے سرے سے روشنی
فروغ نور شمع ساں وہ شخص بے مثال ہے

اس موقع پر اپنے پیغام میں مکرمہ نصرت سحر نے کہا ’’جزاکم اللہ مجلس انصار اللہ یوکے اس قرنطینہ کے ماحول میں بھی یوم خلافت کو نہایت پُر رونق بنا دیا‘‘

اس کے بعد مکرم مصور احمد نےآسٹریا سے مکرم حافظ محمد مبرور احمد مربی سلسلہ کی نظم اپنی مترنم آوازمیں سنایا ۔

اک دلربا سا چہرہ پھولوں سا ہے مہکتا
ہے چاند سا منور خورشید سا چمکتا
نورِ ازل کی خوشبو اس کو کرے معطر
لاکھوں دلوں کی دھڑکن ہر من میں ہےوہ بستا

امریکہ سے پہلے شاعر مکرم عبدالکریم قدسی تھے آپ نے اپنا کلام بعنوان ’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ پیش کیا ۔

فضائے غم میں سکینت کے تمر لاتا ہے
دلوں کی کھیتیوں میں تمکنت اُگاتا ہے
وہ اپنے نور سے اک شکل سی بناتا ہے
دلوں پہ مہر اطاعت وہی لگا تا ہے
وہ اپنا فیصلہ دنیا کو پھر سناتا ہے
قسم خدا کی خلیفہ خدا بنا تا ہے

امریکہ سے ہی ہمارے دوسرے شاعر اور کئی شاعروں کے استاد مکرم مبارک احمد عابد تھے ،جنہوں نے اپنے مخصوص انداز میں خلافت سے عقیدت و محبت کا اظہار کیا ۔آپ نے آج کے دن یعنی یوم خلافت کے حوالے سے اپنی ایک تمیثلی اندازمیں لکھی نظم بعنوان ’’ہمیں اللہ نے بخشی عظیم الشان نعمت ہے‘‘ سنائی ۔

کہا میں نے ضرورت کیا ہمیں تعویذ اور دم کی
ہمیں اللہ نے بخشی عظیم الشان نعمت ہے
دکھوں کی دھوپ میں ہر دم وہی ہے سائباں اپنا
ہمارے سر پہ جو سایا فگن ابر خلافت ہے

اس مشاعرے کے میر مجلس اور آخری شاعر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد تھے ۔ آپ نے کہا ’’بہت ہی بابرکت پروگرام ہے اور انشاء اللہ یادگار رہے گا ،اس پروگرام میں آپ نے ساری دنیا کی نمائندگی کرنے والے بہت ہی بلند پایا شعراء کو اکٹھا کردیا ہے۔۔۔یہ پروگرام اپنی نوعیت کا منفرد پروگرام ہے کیونکہ اس میں اکناف عالم کے شعراء کی نمائندگی بھی ہے ،ہر ایک کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے لیکن سب کو ایک پلیٹ فارم پر جو خلافت کا عنوان ہے اس پر اکٹھا کردینا یہ ایک بہت بڑی خدمت بھی ہے اور ایک تاریخی بات بھی ہے ۔آج کی مجلس میں خلافت کا بار بار ذکر ہوا اور آج خلافت کا شجر 112سال پرانا ہوگیاہے اور پرانا ہونے کے باوجود یہ تن و مند ہوتا جارہا ہے اس کے برکتیں بڑھتی چلی جارہی ہیں ۔ یہ شجر خلافت کا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا تھا ہمیشہ قائم رہے گااور خلافت کا انعام کبھی بھی اس جماعت مومنین سے نہیں لیا جائے گا۔یہ ایک ایسی نعمت ہے جو ہمیشہ جاری رہنے والی ہے ۔ انشاء اللہ ‘‘آپ نے یہ بھی کہا کہ خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تاریخی ’’عہد ِوفائے خلافت ‘‘لیا تھا اسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے ۔اس کے بعد آپ نے اپنا کلام سنایا ۔

یہ کیا کم ہے کہ ہم نے شاہد و مشہود کو پایا
مسیح و مہدی آخر زماں کی ذات پہچانی
خدا نے فضل سے اپنے خلافت ہم کو بخشی ہے
جس کو ڈھونڈتی پھرتی ہے ہر سُو نوع انسانی

محترم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ مشاعرے میں شامل رہے اور آخر پر آپ نے تشکر کے جذبات کا اظہار کیا جس کے بعد مکر م عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے اختتامی دعا کروائی ۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں درج ذیل افراد کا بھرپور تعاون حاصل رہا ۔

اطلاعات و اعلانات احباب جماعت: مکرم شکیل احمد بٹ نائب صدر انصار اللہ

رابطہ :مکرم محمد محمود خان قائد عمومی

IT, Youtube, Zoom مکرم اظہر اقبال

IT ٹیم میں شامل مکرم ضیاءفاروقی ، مکرم مظفر احمد ، مکرم احسن کاہلوں ، مکرم چوہدری کلیم، مکرم عثمان صالح اور مکرم نعیم ۔

مکرم عامر ملک نے پوسٹرز تیار کئے ۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

بہت سے قارئین کرام،اپنے مؤقر اور پسندیدہ اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے لئے مضامین لکھنا چاہتے ہیں۔وہ ادارہ سے عناوین کا مطالبہ کرتے ہیں۔انفرادی طور پر ایسے قارئین کی رہنمائی کر دی جاتی ہے۔

یہاں حضرت مصلح موعودؓ کے درج ذیل ارشاد کی روشنی میں عناوین کی ایک فہرست بغرض رہنمائی دی جا رہی ہے۔قارئین کرام ان عناوین پر مضامین اور شعرائے کرام منظوم کلام درج ذیل ای میل پر بھیج سکتے ہیں۔

info@alfazlonline.org

اگر قارئین کرام کے پاس ان عناوین میں سے کسی پر پُرانا مضمون پڑاہواور وہ کسی اخبار یا جریدہ میں شائع نہ ہوا ہوتو وہ بھی اپنا مضمون بھجوا سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''سارا اخبار ہی دینی مضامین سے نہیں بھرنا چاہئے مگر اس طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر ہم سارا دن نمازیں نہیں پڑھتے رہتے بلکہ اور بھی بیسیوں کام کرتے ہیں تو سارے اخبار میں دینی مضامین ہی اگر ہوں تو وہ کب لوگوں کیلئے دلچسپی کا موجب بن سکتے ہیں۔ قرآن کریم کو بھی دیکھ لو اس میں صرف خدا اور اس کے رسولوں کا ہی ذکر نہیں بلکہ کہیں پانیوں کا ذکر ہے، کہیں بادلوں کا ذکر ہے، کہیں ہواؤں کا ذکر ہے، کہیں زمین کی حرکتوں کا ذکر ہے، کہیں حیوانات کا ذکر ہے، کہیں لڑائیوں کا ذکر ہے، کہیں سیاسیات کا ذکر ہے غرض مختلف قسم کے اذکار اس میں پائے جاتے ہیں مگر کیا الفضل قرآن سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے کہ اگر وہ علمی اور تاریخی اور اقتصادی اور صنعتی مضامین لکھے تو اس کی زبان صاف نہیں رہے گی۔ میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ مضامین میں تنوع پیدا کرو۔ علمی اور تاریخی مضامین لکھو، مختلف عنوانات پر مختصر نوٹ لکھو اس طرح تعلیمی، صنعتی، مذہبی اور اقتصادی مضامین لکھو، مختلف اقوام میں جو رسوم پائی جاتی ہیں ان پر وقتاً فوقتاً روشنی ڈالو، غیر مذاہب کے حالات لکھو، دلچسپ خبریں شائع کرو اور ان کے دوران میں مذہبی مضامین بھی لکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری کونین شکر میں لپٹی ہوئی ہوگی اور ہر کوئی شوق سے اسے کھانے کیلئے تیار رہے گا۔''

(بانی سلسلہ احمدیہ کوئی نیا دین نہیں لائے۔انوار العلوم جلد15صفحہ6،7)

فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

(1)اللہ تعالیٰ

1۔ عبادالرحمٰن کی نشانیاں
2۔ تقویٰ کی باریک راہیں
3۔ ایمانیات
4۔ دعا۔بندے کا اللہ تعالیٰ سے تعلق کاذریعہ
5۔ صِبۡغَۃَ اللّٰہِ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبۡغَۃً
6۔ آؤحُسن یار(اللہ تعالیٰ) کی باتیں کریں
7۔ اللہ تعالیٰ کی صفات
8۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناءاورشکر گزاری
9۔ ذکرِ الٰہی
10۔قُربِ خداوندی کے ذرائع
11۔توحید باری تعالیٰ
12۔ہستی باری تعالیٰ کے دلائل (دہریت کے خلاف)
13۔خداکے قرب کی اہمیت

(2)قرآن

1۔ قرآن اور سائنس
2۔ قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت
3۔ قرآن کریم کے معجزے
4۔ امثال القرآن اوران کا اقوام پر اطلاق
5۔ حفظِ قرآن کی اہمیت
6۔ مختلف تراجم قرآن کا تعارف
7۔ جماعتِ احمدیہ اورخدمتِ قرآن
8۔ قرآن میں علوم کا ذکر

(3)اسلام

1۔اسلام ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے
2۔ ذرائع ابلاغ اور تبلیغ اسلام
3۔ روحانی اورجسمانی ترقی کے ذرائع
4۔ اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کرنےکےذرائع
5۔ عرب جس پہ قرنوں سے تھاجہل چھایا
6۔ رشتہ کرنےکےاصول
7۔ انفاق فی سبیل اللہ
8۔ یوم آخرت پر ایمان
9۔ معاشرتی آداب
10۔ شوریٰ ایک اسلامی نظام
11۔قوتِ برداشت اوروسعتِ حوصلہ کی اہمیت
12۔عفوودرگزر
13۔شادی بیاہ اوراسلامی تعلیمات
14۔غیبت(چغلی)
15۔اسلامی پردہ
16۔زکوٰۃ کی افادیت
17۔مسابقت فی الخیرات
18۔اسلامی اصطلاحات کا استعمال
19۔اَلخلق عیال اللہ
20۔حُسنِ معاشرت
21۔اسلامی اخلاق(اخلاقِ حسنہ)
22۔اخلاقِ سیئہ
23۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر
24۔علم حاصل کرنےکی فضیلت
25۔احترام آدمیت
26۔میانہ روی اور متوازن زندگی
27۔تعاونواعلی البر(نیکی میں معاونت)
28۔ایفائے عہد
29۔امانت ودیانت کی فضیلت
30۔حسنِ کردار
31۔ارکانِ ایمان وارکانِ اسلام
32۔نماز(طریقہ،اہمیت،باجماعت)
33۔عید الاضحیٰ(قربانی کے مسائل)
34۔عیدالفطر
35۔بچہ کی پیدائش پراسلامی تعلیمات(اذان،عقیقہ،گڑتی)
36۔خوداحتسابی
37۔اَفۡشُواالسَّلَامَ
38۔اصلاحِ نفس
39۔جہادکافلسفہ، قلمی جہاد
40۔درودشریف
41۔آدابِ مجلس
42۔باہمی لین دین اوراسلامی تعلیمات
43۔تعارف مجددین

(4)انبیاء علیہم السلام

1۔مختلف انبیاء کے سوانحِ حیات
2۔انبیاء کے مخالفین کا انجام
3۔انبیاءپرایمان لانےوالوں پر خداکےافضال

(5)سابقہ اقوام

1۔اقوامِ گزشتہ کا تعارف
2۔نافرمانی کرنےوالی اقوام کا انجام

(6)سیرت النبیﷺ

1۔نُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ
2۔آنحضرتﷺ کی سیرۃ کے مختلف پہلو (سربراہ،مبلغ، خاوند، باپ، میاں)
3۔میرا آقا عظیم تر ہے
4۔رسول کریم ﷺ کی عبادت وبندگی
5۔عشقِ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ
6۔آنحضورﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو۔ہرپہلو کی تفصیل

(7)حدیث

1۔حدیث کی افادیت
2۔حدیث کا مقام
3۔جماعتِ احمدیہ میں سنت وحدیث کا تعارف

(8)خلفائے راشدین

1۔خلفاء کا تعارف وسیرۃ
2۔خلفاء کی قربانیاں
3۔ادوارِ خلافت

(9)احمدیت(حقیقی اسلام)

1۔ احمدیت کےذریعہ پیداہونےوالاروحانی انقلاب
2۔ الفضل(تاریخ و مختلف مراحل،اہمیت وبرکات)
3۔ احمدیت کی ترقی کا راز اطاعت امام میں مضمر ہے
4۔ احمدیت محمدیت کا ہی عکس ہے
5۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے
6۔ اسلام اور احمدیت کی امتیازی شان
7۔ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے
8۔ اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ احمدیت ہے
9۔ ایک احمدی کی زندگی کا مقصد
10۔احمدی اور حج بیت اللہ
11۔ جہاد فی الاسلام اور جماعت احمدیہ
12۔جماعت احمدیہ کی دینی خدمات
13۔جماعت احمدیہ اور جذبۂ ایثار و استقلال
14۔جماعت احمدیہ کا جہاد تبلیغ اور دعا ہے
15۔جماعت احمدیہ کے اخبارات و رسائل
16۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ قرآن کریم کی وسیع اشاعت
17۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام ایک عظیم الشان مہم
18۔ سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے
19۔ فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور جماعت احمدیہ
20۔ موجودہ حالات میں ہماری اہم جماعتی ذمہ داریاں
21۔ نشر و اشاعت اور ہماری ذمہ داریاں
22۔ نظام کی اہمیت اور اس کی برکات
23۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت
24۔ احمدی نوجوان اپنے اندر خدمت دین کی تڑپ پیدا کریں
25۔احمدی نوجوانوں کے فرائض اور ذمہ داریاں
26۔خدمتِ خلق کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کی قابل قدر مساعی
27۔ مختلف ممالک میں جماعتِ احمدیہ کا قیام اورتعارف

28۔مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ
29۔مختلف ممالک میں احباب کی مالی قربانیاں،عبادات،اطاعت
30۔چندوں کا تعارف
31۔نظامِ وصیّت
32۔لوائے احمدیت
33۔ذیلی تنظیموں کا تعارف،نظام(ذمہ داریاں)
34۔بیعت اوراحمدی کی ذمہ داریاں
35۔قیامِ مساجداوراحمدیت

(10)خلافتِ احمدیہ

1۔ برکات خلافت
2۔ خلافت روحانی ترقیات کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے
3۔ احمدیت کی ترقی خلافت سے ہی وابستہ ہے
4۔ اسلام کی نشأۃثانیہ اور خلافت کا قیام
5۔ اسلام میں اطاعت خلافت کی اہمیت
6۔ خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین
7۔ خلافت وحدت قومی کی جان
8۔ خلیفہ خدا بناتا ہے
9۔ سلسلہ خلافت قیامت تک جاری رہے گا
10۔قدرتِ ثانیہ سے مراد خلفاء کا سلسلہ ہے
11۔مقامِ خلافت کی اہمیت
12۔منہاجِ نبوت پر خلافت قائم ہے

(11)خلفائے احمدیت

1۔سیرۃ وسوانح اور کارنامہ ہائے
2۔پیشگوئی مصلح موعودؓ کی تمام52علامات کا تعارف
3۔پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق الٰہی بشارات
4۔مصلح موعودؓ سے پہلے بشیر کے آنے کی چار حکمتیں
5۔اولوالعزم محمود
6۔پیشگوئی المصلح الموعود کا پس منظر
7۔ پیشگوئی المصلح الموعود اور جماعت احمدیہ کا مستقبل
8۔زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا موعود
9۔ قیامِ توحید اور حضرت مصلح موعودؓ
10۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا
11۔وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا
12۔پیشگوئی کی52علامات میں سے ہر ایک کا تعارف
13۔کتب خلفاء کا تعارف

(12)رمضان

1۔ماہِ رمضان کی برکات
2۔رمضان میں احمدی کی ذمہ داریاں
3۔رمضان اورقرآن
4۔رمضان میں رسول کریمﷺ کا اُسوہ
5۔ماہ رمضان کی برکات اور جماعت احمدیہ
6۔رمضان کے حوالہ سے مختلف مضامین

(13)تحریکِ جدید

1۔تحریک جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت
2۔تحریک جدید کے تمام مطالبات اور تعارف
3۔ تحریک جدید کی برکات
4۔تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ،انصاراللہ،لجنہ کی ذمہ داریاں
5۔تعلیم یافتہ مخلص نو جوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں
6۔دفاترتحریک جدیدکاتعارف

(14)وقفِ جدید

1۔وقفِ جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت
2۔وقفِ جدید کا ایک اہم مطالبہ ۔ سادہ زندگی
3۔ وقفِ جدید کی برکات
4۔وقفِ جدید اور خدام الاحمدیہ،انصاراللہ،لجنہ کی ذمہ داریاں
5۔تعلیم یافتہ مخلص نو جوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں
6۔دفاتروقفِ جدیدکاتعارف

(15)حضرت مسیح موعودؑ

1۔ بعثت سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کا عشق الٰہی
2۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر واقعات عالم کی گواہی
3۔ حضرت مسیح موعودؑ کا علم کلام
4۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک عظیم کارنامہ۔احیائے اسلام
5۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دنیا پر احسانات
6۔ قرآن کریم میں مسیح موعودؑ کا ذکر
7۔ مسیح موعودؑ اور کسر صلیب
8۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور حضرت مسیح موعودؑ
9۔اِسْمُہٗ اَحْمَد کا مصداق
10۔انا المسیح الموعود مثیلہٗ و خلیفتہٗ
11۔انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہٗ
12۔بانی احمدیت کی عظیم الشان علمی فتح(عربی زبان کے امّ الالسنہ کااعتراف)
13۔حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولﷺ
14۔حضرت مسیح موعودؑ کی شانداراسلامی خدمات کا اعتراف
15۔صداقت حضرت مسیح موعودؑ
16۔ جو مسیح موعودؑ آنا تھا وہ آ چکا
17۔ چودھویں صدی کے مجدد کو ماننا کیوں ضروری ہے
18۔حضرت مسیح موعودؑ کی خدمتِ قرآن کریم
19۔ حضرت مسیح موعودؑ کادوستوں اور دشمنوں سے سلوک
20۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت
21۔حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق فاضلہ
22۔ حضرت مسیح موعودؑ اس زمانہ کے مصلح ہیں
23۔ حضرت مسیح موعودؑ اور نصرت الٰہی
24۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک عظیم الشان معجزہ(فصاحت و بلاغت)
25۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عزم و استقلال
26۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تین مقدس انگوٹھیاں
27۔حضرت مسیح موعودؑ کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات
28۔ حضرت مسیح موعودؑ اور تقسیم مال
29۔ حضرت مسیح موعودؑ اور علم طب
30۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر ایمان لانا ضروری ہے
31۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد
32۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کا مطالعہ
33۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دعوت دنیا کے کناروں تک
34۔ حضرت مسیح موعودؑ کی عربی تصانیف اور ان کی برکات
35۔ حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیتِ دعا
36۔ حضرت مسیح موعودؑ اور اصلاحِ خلق
37۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں آسمانی نشانات
38۔تعارف روحانی خزائن
39۔حضرت مسیح موعودؑ کی عبادات
40۔حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے

(16)صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ

1۔سیرۃ وسوانح
2۔صحابہؓ کے اطاعت کے نمونے

(17)جدیدایجادات

1۔جدیدایجادات کا مثبت استعمال
2۔کمپیوٹر
3۔انٹرنیٹ کا صحیح استعمال ونقصانات

(18)تراجم قرآن

مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم کا تعارف

(19)تربیتی اوراخلاقی مضامین

1۔احمدی نوجوان کی ذمہ داریاں
2۔اصلاحی پروگرامز
3۔تربیت اولاد کے متعلق مضامین
4۔جماعتی اتحاد کی اہمیت
5۔رشتہ ناطہ کے بارہ میں جماعتی تعلیمات
6۔دورِ جدید میں دین کودنیاپر کیسے مقدم رکھیں
7۔دجال کے اثرات سے کیسےبچیں
8۔بیوائوں،یتامٰی سے حسنِ سلوک
9۔مجالسِ علم وعرفان
10۔خلوصِ نیت اورحسنِ ارادہ
11۔نفس کو مارو کہ اس جیساکوئی دشمن نہیں
12۔انسانی اعضاء کابر محل استعمال
13۔میں اقوال کی نسبت اعمال پسندکرتاہوں(حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل)
14۔کردارکاغازی
15۔صحبتِ صالحین
16۔سَیِّدُ القَومِ خادِمُھُم
17۔ مجالس کےآداب
18۔حقوق العباد
19۔جماعتی اجلاسات میں شمولیت کی برکات(واقعات وغیرہ)
20۔تیمارداری،تعزیت
21۔صلہ رحمی،ماں باپ کی خدمت،بزرگوں کا ادب
22۔پردہ پوشی،چشم پوشی،سچائی کی اہمیت و برکات
23۔لغوگوئی،زبان کی حفاظت
24۔جھوٹی گواہی
25۔افشائےرازکی مذمت
26۔اپریل فول،ویلنٹائن ڈے،مدرزڈے،فادرزڈے(دیگرعالمی دن)
27۔مساجدکےآداب،معاشرتی آداب،آدابِ زندگی
28۔تلقینِ عمل
29۔راستے کےحقوق
30۔جماعتی عہدیداران کےفرائض
31۔قومی ترقی میں اخلاقی تعمیر کی اہمیت
32۔قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیرنہیں ہوسکتی
33۔سلسلہ کےکارکنان کی صفات
34۔گیاوقت پھرہاتھ آتانہیں
35۔نرم زبان کا استعمال
36۔افواہ سازی

(20)واقفینِ زندگی

1۔حالات و واقعات،برکات
2۔اپنےخاندان کے واقفین کا تعارف
3۔واقفین کی قربانیاں

(21)علمی مضامین

1۔جنات کے متعلق اسلامی نظریہ
2۔روحانی تربیت کے لئے استقلال کی ضرورت
3۔ہمارانصب العین
4۔ہمیں عمل کے میدان میں بھی امتیازی شان پیداکرنی چاہئے
5۔تصوف،علم الکلام
6۔ٹیکسٹائل انڈسٹری،مختلف ممالک کا تعارف

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

7۔دورِ آخر کی ایجادات(بحری جہاز،ہوائی جہاز،کار،موٹرسائیکل)
8۔تیزترین ذرائع کاتعارف
9۔شہد کی مکھی
10۔وحی والہام
11۔فیضانِ ختمِ نبوت،مختلف فقہی مسائل
12۔دعوت الی اللہ
13۔بیت الخلاء جانے کے متعلق ہدایات
14۔نیٹ پراخبارات پڑھنے کی اہمیت
15۔آخری زمانے کے فتنےاوران کا حل
16۔اختلافی مسائل(کسوف وخسوف حیاتِ مسیح،وفاتِ مسیح، ختم نبوت وغیرہ)
17۔امتِ محمدیہ اورامتی نبی
18۔کتب احادیث
19۔کتب فقہ
20۔کتب تاریخ
21۔محمد ہست برہانِ محمد
22۔مختلف زبانوں کا تعارف
23۔قرض بارہ تعلیمات
24۔تاریخی ومقدس مقامات کا تعارف
25۔طلبہ کو کن علوم کی طرف راغب ہونا چاہیے

(22)سائنسی مضامین

1۔مختلف علوم کا تعارف،فزکس،بیالوجی،کیمسٹری وغیرہ (مسلمانوں کی خدمات)
2۔انجینئرنگ(شعبوں کا تعارف)،نقشہ نویسی

(23)صحابہؓ

1۔امہات المؤمنین کاتعارف
2۔تعارف صحابہؓ وصحابیاتؓ
3۔مناقب صحابہؓ وصحابیاتؓ(شجاعت،مالی خدمات،قربانیاں،سخاوت،دینی غیرت،عشقِ رسول ﷺ،عشقِ خدا،عبادات)

(24)جلسہ سالانہ

1۔جلسہ سالانہ کی اہمیت(اقوال حضرت مسیح موعودؑ اورخلفاء)
2۔مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ

(25) ذکرِ خیر

1۔جماعت کے بزرگان کا تعارف،شہداء احمدیت،اہم ملکی و عالمی خدمات بجالانے والے احمدی احباب
2۔یادِرفتگاں
3۔خاندان کے قابل ذکرخدمات کرنےوالے احباب
4۔خاندان میں صحابہ کا تعارف
5۔اسیرانِ راہِ مولیٰ کاتعارف،قربانیاں،واقعات،خداکے فضل(خاندان)

(26)دعا

1۔قبولیتِ دعا کے واقعات(خلفاء اوردیگراحبابِ جماعت،ذاتی)

(27)ایم۔ٹی۔اے

1۔تعارف،اجراء،برکات،اہمیت
2۔پروگرامز

(28)تاریخ

1۔lunarمہینوں کاتعارف
2۔قمری،شمسی مہینوں کا تعارف
3۔کیلنڈر کی تاریخ اوردنیاکےکیلنڈروں کاتعارف
4۔اسلامی مہینوں کی روشنی میں دورنبویؐ میں ہونے والے واقعات

(29)طب

1۔طبی مضامین،(نسخے،ٹوٹکے پرہیزوغیرہ)
2۔الشفاء للناس
3۔صحت کے حوالہ سے مضامین
4۔آنحضرت ﷺ کے طبی نسخے
5۔خلفاء اور حکماء کےنسخے
6۔ہومیوپیتھی
7۔انسانی اعضاءکاتعارف

(30)کائنات

1۔گلیکسیزکاتعارف
2۔پانی کے بچاؤکےطریق
3۔روحانی ومادی پانی اوراس سے زندگی
4۔حواسِ خمسہ کی ضرورت

(انجینئرنگ)

1۔انجینئرنگ کے شعبوں کاتعارف
2۔کس طرح چھوٹے چھوٹے شعبوں کا اپنایا جاسکتا ہے
3۔مکانات کے نقشے
4۔چھوٹا کاروبار شروع کرتے وقت کن امور کو مدّنظر رکھا جائے۔

اطلاعات اعلانات

اعلان نکاح و شادی

مکرم معظم بیگ صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان ابن مکرم مرزا حامد بیگ سیکرٹری سمعی و بصری جاپان کی تقریب شادی مورخہ 24مئی 2020ء کو منعقد ہوئی۔موصوف کا نکاح موصوفہ کا نکاح مورخہ29مارچ2020ء کو ایک جاپانی نومسلمہ کے ساتھ مکرم انیس احمد ندیم مبلغ انچارج جاپان نے پڑھایا۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ نکاح اور شادی فریقین کیلئے نہایت مبارک ثابت ہو اور دلہا دولہن اسلام،احمدیت کی خدمت کرنے والے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں۔آمین
(ادارہ کی طرف سے مبارکباد قبول ہو)

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

مکرمہ ملیحہ حارث لکھتی ہیں۔

2020ء کا رمضان اور عید

بہت سی لذتوں سے انسان تب تک نا آشنا رہتا ہے جب تک ایک بار ان سے حظ نہ اٹھا لے۔ ایسی ہی ایک لذت نماز باجماعت میں پنہاں ہے۔ میں نے پہلی بار اس کا سرور کورونا وائرس کے باعث ہونے والے لاک ڈاؤن کے دنوں میں حاصل کیا۔ دنیا کے حالات کی وجہ سے رمضان کی آمد اپنے ساتھ ایک دکھ سمٹے ہوئے تھی۔ دوسری طرف ہم عورتوں میں ان نیکیوں کے حاصل کرنے کی خوشی تھی جن سے ہم ایک عرصہ دراز سے محروم کر دی گئی تھیں۔ مرد شاید ان جزبات کو نہ سمجھ سکیں، لیکن اس بار ہم عورتوں کو رمضان بھر پور طور پر گزارنے کا موقع ملا۔ پنج وقتہ نماز باجماعت، نماز تراویح، درس حدیث، درس ملفوظات اور نماز جمعہ کی ادائیگی کی توفیق ملی۔ حالات کے مد وجزر کے باعث عید ادھوری لگی، لیکن میرے لئے یہ عید پچھلی کئی عیدوں سے بڑھ کر تھی۔ کیونکہ چوڑیوں کی چھکار میں ہم بارہ افراد نے نماز عید ادا کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نیک راستوں پر چلتے رہنے کی توفیق دے۔ آمین

ایک قاری مکرم مرزامحموداحمداخبارالفضل کے ایک مضمون کے بارہ میں اپنے جذبات کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

بہت اعلیٰ مضمون۔ بہت ہی اچھا موضوع۔زندگی میں کھانے اور جینے کے لئے ایک سیکھنے والا سبق۔ ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے دوبارہ سوچنے کا موقع ، بیماریوں سے پاک رہنے کا سبق، اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے اچھا کھانا، اچھا سونا اور مثبت سوچ۔ اللہ آپکو جزائے خیر دے۔ ایک آسان زندگی گزارنے کے لئے اتنے اچھے مشورے دینے کا شکریہ۔ دل کو چھو لینے والا مضمون اور موضوع جو اکثر ہماری آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ماشاء اللہ۔ اس طرح کے موضوع ہماری زندگیوں میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے ہمیں دوبارہ سوچنا چاہیے۔ آخر میں اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ایمان میں بھی بڑھایا۔

اوقات طلوع و غروب

6جون2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:13	19:01
مدینہ منورہ	04:04	19:08
قادیان	03:44	19:31
ربوہ	03:24	19:14
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:20	21:14